PRINTED MATTER

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NU. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ و علی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP.3.

جلد ۳۲ — شمارہ ۳۵

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

نائب :- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN - 143516

۲۲ ذیقعدہ ۱۴۰۳ ہجری — یکم تبوک ۱۳۶۲ ہش — یکم ستمبر ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۸ ظہور (اگست) :- عرصہ زیر اشاعت کے دوران مختلف ذرائع سے موصولہ اطلاعات کے مطابق سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشرق بعید کے ممالک کے دورہ کے سلسلہ میں مورخہ ۲۲/۸/۸۴ کو ربوہ سے لاہور اور وہاں سے مورخہ ۲۳/۸/۸۴ کو کراچی تشریف لے جا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جان و دل سے عزیز آقا کا سفر حضر میں حافظ و ناصر ہو اور معاون و پر نور کرے اس سفر کو ہر جہت سے بابرکت اور کامیاب و کامگار کرے۔ آمین۔

قادیان ۲۸ ظہور (اگست) :- محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی صوبائی کانفرنس اور وادی کے مختلف مقامات پر منعقد ہونے والے ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات میں شمولیت کی غرض سے مورخہ ۲۴/۸/۸۳ کو بذریعہ جیپ قادیان سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ہمراہ مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی درویش ڈرائیور بھی ہیں جبکہ محترم مولانا شریف احمد ...

(بقیہ صفحہ ۶ پر)

انگلستان میں یوم تبلیغ منا کر ایک لاکھ افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا

اہل علم طبقہ میں جماعت احمدیہ کے علم کلام کی مقبولیت میں اضافہ

انگلستان میں بفضلہ تعالیٰ مندرجہ ذیل ۲۳ مقامات پر ہماری جماعتیں قائم ہو چکی ہیں :-

لنڈن ۔ ایسٹ لنڈن ۔ ساؤتھ آل ۔ ہنسلو ۔ گرین فورڈ ۔ سلو ۔ واٹفورڈ ۔ بارکنگ ۔ لیوٹن ۔ لیمنگٹن سپا ۔ آکسفورڈ ۔ لیسٹر ۔ بریڈفورڈ ۔ ہڈرز فیلڈ ۔ مانچسٹر ۔ برمنگھم ۔ پریسٹن ۔ بلیک برن ۔ والسال ۔ کرائیڈن ۔ جلنگھم ۔ برسٹل اور سکاٹ لینڈ ۔

مشن ہاؤس

اور سات مقامات پر ہمارے باقاعدہ مشن ہاؤس کھل گئے ہیں ۔

لنڈن ۔ ساؤتھ آل ۔ بریڈفورڈ ۔ مانچسٹر ۔ برمنگھم ۔ کرائیڈن ۔ جلنگھم ۔

اور ان مقامات پر مرکزی مبلغین کا تقرر ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ سے بفضلہ تعالیٰ جماعتی تنظیم اور تربیت کا کام آگے بڑھ رہا ہے ۔

یوم التبلیغ

سال بھر میں دو روز منظم طور پر یوم تبلیغ منایا جاتا ہے جس میں جملہ جماعتیں ۔ نوجوان بچے اور بوڑھے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیتے ہیں ۔ لٹریچر تقسیم کرتے ہیں ۔ زبانی پیغام اسلام خود پہنچاتے ہیں ۔ ہر جماعت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ۔ یوم مسیح موعودؑ اور یوم مصلح موعودؓ اور یوم پیشوایان مذاہب کے مواقع پر جلسے کئے جاتے ہیں ۔ یوم پیشوایان مذاہب کے سلسلہ میں جو جلسہ کیا جاتا ہے اس میں اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ میں غیر از جماعت احباب اور غیر مسلم بھی شریک ہوتے ہیں ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خراج تحسین ادا کرتے ہیں ۔ لنڈن میں جو سالانہ جلسہ جماعت کا منعقد ہوتا ہے اس میں تمام انگلستان سے احباب جماعت شریک ہوتے ہیں اور یہ نظارہ بہت ایمان افروز ہوتا ہے کہ نعرہ تکبیر اور اسلام اور احمدیت زندہ باد کے نعروں سے لنڈن کی فضا گونجتی ہے ۔

مکرم محمد شریف صاحب اشرف سیکرٹری تبلیغ یو کے نے جو رپورٹ بھجوائی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی اور اردو میں وسیع پیمانے پر فولڈرز شائع کر کے تمام جماعتوں کو بھجوائے گئے ۔ یہ فولڈرز پانچ لاکھ کی تعداد میں شائع کئے گئے ۔ اور یوم تبلیغ منا کر ایک لاکھ افراد تک پیغام اسلام پہنچایا گیا ۔ احمدیت اور اسلام کا پیغام انگلستان میں بسنے والے اور آنے والے ہر نسل کے سیاحوں تک پہنچایا گیا جس میں انڈین ۔ یونانی ۔ مصری ۔ عرب ۔ افریقن ۔ ویسٹ انڈین اور ملائیشین بھی شامل ہیں ۔

تبلیغی مساعی کے نتائج

اللہ تعالیٰ نے ہماری حقیر کوششوں میں اپنے فضلوں سے برکت ڈالی ۔ افراد اور وفود کی صورت میں احباب مشن ہاؤس آتے ہیں ۔ لٹریچر حاصل کرتے ہیں ۔ معلومات حاصل کرتے ہیں — ! یونیورسٹیوں اور اپنی تنظیموں کے جلسوں میں تقریروں کے لئے ہمارے نمائندوں کو دعوت دیتے ہیں ۔ ہمارے جلسہ سالانہ کی خبریں اپنے اخبارات میں شائع کرتے ہیں ۔ وفود کی صورت میں ہمارے نمائندے عوام کے علاوہ خواص کو اسلامی لٹریچر پیش کرتے ہیں ۔ چنانچہ ہنسلو کونسل کے چیئرمین کی خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح و سیرت پر مشتمل کتاب اور اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کی ۔

بریڈفورڈ اور اس کے نواح کے بڑے بڑے ہوٹلوں میں قرآن کریم انگریزی ترجمہ کے ۲۹۰ نسخے رکھوائے ۔ ہوٹل کے مالک نے جو کہ فرانسیسی ہے اپنے ملک کے سفیر کو اس کی اطلاع دی تو فرانس کے سفیر نے پاکستانی قونصل متعینہ بریڈفورڈ کا اس بات پر شکریہ ادا کیا اور اس جذبہ کو بیحد سراہا ۔

(آگے مسلسل صفحہ ۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء

کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا ۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں ۔

جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزا ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں ۔ اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں ۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش :- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ ۔ صالح پور ۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر :- صدر انجمن احمدیہ قادیان

برینڈفورڈ کے بعض مقامی سکولوں کی فرمائش پر بریڈفورڈ کی جماعت نے قرآن کریم کے ۳۰ نسخے انہیں بھجوائے۔

بعض مقامی اخبارات میں اسلام اور جماعت احمدیہ کے خلاف شائع ہونے والے مضامین کے جواب دیئے گئے۔ اخبار ٹائمز میں جہاد کے بارہ میں جماعت کی طرف سے ایک خط شائع ہونے پر سعودی نیوز ایجنسی کا ایک نمائندہ لندن مشن ہاؤس آیا۔ دوپہر کا کھانا امیر صاحب کے ساتھ کھایا۔ اس خط کو پڑھ کر آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے ٹائمز میں ایک خط لکھا جس میں لکھا کہ امام صاحب کے اس مضمون سے جہاد کے بارہ میں میری بڑی غلط فہمیاں دور ہوئی ہیں۔ اور اس کی معقولیت روشن ہوئی ہے۔

گذشتہ سال مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج نے لارڈ چیف جسٹس لارڈ ڈیننگ سے ان کے خاص چیمبر میں ملاقات کی۔ ان کو قرآن مجید۔ ٹیچنگ آف اسلام۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت از چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بطور تحفہ دیں۔ جس پر انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور کہا اس قسم کے لٹریچر کے مطالعہ کی مجھے شدید خواہش تھی۔ مسٹر وائٹ لا ہوم سیکرٹری سے بھی امام صاحب نے ملاقات کی۔ اور جماعت سے ان کو متعارف کروایا۔

اخبار ایوننگ کرانیکل کے نمائندہ کو مکرم امام صاحب نے اسلامی عقائد کے مختلف پہلوؤں پر انٹرویو دیا۔

کرسچین تھیالوجی کالج کے چودہ زیر تعلیم پادریوں کا گروپ اپنے پرنسپل کے ہمراہ مشن ہاؤس آیا۔ مختلف سکولوں اور کالجوں کے طلباء اور اساتذہ مشن ہاؤس آئے۔ اور اسلام کے بارہ میں اپنے سوالات کے جوابات حاصل کئے۔

محترم شیخ صاحب نے ہارٹلے پول کا دورہ کیا۔ تو وہاں بیگم ڈاکٹر حمید احمد صاحب نے اپنے گھر پر ۳۰ کے قریب انگریز خواتین کو مدعو کیا۔ جنہیں اسلام کی تعلیم سے آگاہ کیا گیا۔

گذشتہ سال حکومت برطانیہ کے تمام وزراء متعدد ممبران پارلیمنٹ اور مشہور و مقتدر ملکی شخصیتوں اور سیاستدانوں کو سلسلہ کا لٹریچر اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب میری والدہ دی گئی۔ اس طرح ملک کے اعلیٰ طبقہ تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ قرآن مجید کے سواحیلی ترجمے کے تیسرے ایڈیشن کی ۱۰۰۰۰ کاپیاں چھپوانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

احباب سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مبلغین کے اقوال و اعمال میں تاثیر عطا فرمادے۔ اور مغربی دنیا دینِ کامل کو قبول کرکے اس کی داعی بن جائے۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ
وَذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ ۸ اگست ۱۹۸۲ء)

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور قبر پر دعا کرائی

ربوہ : ۱۰ ظہور (اگست)۔ جماعت احمدیہ کے جید عالم اور ۴۸ سال تک خدمات سلسلہ بجالانے والے نامور مجاہد دین حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کو آج یہاں شام ساڑھے چھ بجے بہشتی مقبرہ کے قطعہ ریزرو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم کل ایک تبلیغی سفر پر جاتے ہوئے چوہڑکانہ کے قریب کار کے حادثے میں انتقال کر گئے تھے۔

مرحوم کی نماز جنازہ مسجد مبارک میں ادا کی گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساڑھے پانچ بجے سہ پہر نماز جنازہ پڑھائی جس میں بیرونی مقامات سے آئے ہوئے اور ربوہ کے ہزاروں ہزار مقامی احباب نے شرکت کی۔

قبل ازیں پروگرام یہ تھا کہ نماز جنازہ احاطہ بہشتی مقبرہ میں ادا کی جائے گی۔ مگر صبح اور دوپہر کو ہونے والی شدید بارش کی وجہ سے پروگرام بدل دیا گیا۔ شام پانچ بجے کے بعد پھر سے ہلکی ہلکی بارش شروع ہو گئی۔ احباب کرام بارش کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جوق در جوق آئے۔ شہر اور گردونواح کیچڑ اور کسی مشکل کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہزاروں احمدی احباب نے اپنے اس مجاہد بھائی کی نماز جنازہ پڑھی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں اہل ربوہ کی کثیر تعداد کے علاوہ باہر کی جماعتوں سے بھی خصوصی وفود نے شرکت کی۔ مسجد مبارک پوری طرح بھر جانے کے بعد باہر کے صحن اور بیرونی سڑک پر احباب نے صفیں باندھی ہوئی تھیں۔

نماز جنازہ کے فوراً بعد حضرت مولانا مرحوم کا جسد خاکی جو ایک تابوت میں رکھا ہوا تھا۔ بہشتی مقبرہ کی ٹرالی (تابوت لے جانے والی گاڑی) پر رکھ کر بہشتی مقبرہ کی سمت لے جایا گیا۔ مسجد مبارک سے باہر آکر جنازہ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ کے شمالی سمت کی درمیانی سڑک سے گزرا جہاں سے فضل عمر ہسپتال کے سامنے سے اڈے کی طرف مڑ گیا۔ اور اڈے کے سامنے والے گیٹ سے بہشتی مقبرہ میں داخل ہوا۔

مولانا موصوف کی آخری آرام گاہ قطعہ ریزرو میں تھی۔ یہ قطعہ اندرونی چاردیواری کے غربی سمت ابھی تک خالی تھا۔ حضرت موصوف کی قبر اس قطعہ ریزرو میں پہلی قبر تھی۔ مولانا موصوف کا جنازہ بہشتی مقبرہ میں جانے تک اور پھر تدفین تک مسلسل ہلکی بارش ہوتی رہی۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ہر اُمّتی کی آنکھ کا تارا ہیں آپ ہی
ہم بیکسوں کے درد کا چارا ہیں آپ ہی

بحرِ گنہ میں جن کے سفینے الٹ گئے
اُن ڈوبتے ہوؤں کا سہارا ہیں آپ ہی

ہمسر نہیں ہے کوئی بھی دنیا میں آپ کا
جس نے جہاں کا رنگ نکھارا ہیں آپ ہی

محبوبِ کبریا بھی شہِ جنّ و انس بھی
ہر دوسرا کے راج دلارا ہیں آپ ہی

در کے گدا سب آپ کے شاہوں سے بڑھ گئے
بحرِ عطا و جود کا دھارا ہیں آپ ہی

مونس ہیں غمزدوں کے غریبوں کے آسرا
بعد از خدا ہر اک کا سہارا ہیں آپ ہی

جن کے وجود سے بنے ذرّے بھی آفتاب
وہ نورِ احدیت کا منارا ہیں آپ ہی

قعرِ ضلال و شرک سے یکسر نکال کر
انسانیت کو جس نے ابھارا ہیں آپ ہی

ٹوٹے ہوئے دلوں کو دیا جوڑ آپ نے
دلدار و دلنواز و دل آرا ہیں آپ ہی

دنیا کے رنج و غم کا جہاں کوئی ڈر نہیں
وہ مرکزِ سکون ہمارا ہیں آپ ہی

صدیق پر بھی آقا کرم کی نگاہ ہو
اُس کے شکستہ دل کا سہارا ہیں آپ ہی

★ محمد صدیق امرتسری ایم اے سابق مبلغ اسلام، انگلستان و مغربی افریقہ۔

خطبہ عید الفطر

عید الفطر کی حیثیت شجرِ رمضان کے طیب اور شیریں پھل کی ہے

عید کا اسلامی فلسفہ یہ ہے کہ ہماری عید میں لازمًا عبادات اور خدمتِ خلق کے شیریں پھل لگنے چاہئیں

آج کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور جو تحفے انہیں بانٹتے ہیں ان غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس میں آپ ایسی لذتیں پائیں گے کہ دنیوی لذتیں آپ کو معنًا بالکل ہیچ نظر آئیں گی۔

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ یکم شوال ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۲ اردفا ۱۳۶۲ ہش ۱۲ جولائی ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیہ کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ (البینۃ: آیت ۶)

اور پھر فرمایا:-

عید کے متعلق بہت سے احمدی نوجوانوں کو میں نے یہ باتیں کرتے ہوئے سنا ہے کہ ہماری عید تو بہت ہی بور عید ہوتی ہے۔ وہ دنیا کی عیدوں کے ساتھ جب اس عید کا مقابلہ کرتے ہیں تو یہی نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہماری عید تو تھکا دینے والی اور اکتاہٹ پیدا کرنے والی عید ہوتی ہے۔

اس عید کے موقع پر

نہ کہیں میوزیکل ہال کے دروازے کھلتے ہیں، نہ کوئی پروگرام ہوتا ہے، نہ ڈوم میراثی کوئی ناچ دکھاتے ہیں، نہ کوئی تھیٹر ہیں، نہ سینما ہیں نہ ناچ گھر ہیں کہ جہاں جا کر دل بہلائے جائیں، نہ دنیا کی شراب بنتی ہے کوئی بھی ایسا شغل نہیں جو دنیا اپنی عیدیں منانے کے لئے کرتی ہو اور ہماری عید میں پایا جاتا ہو وہ کہتے ہیں ہم کیا کریں ایک گھر سے دوسرے میں جا جا کر تھک جاتے ہیں۔ بعض کی مبارک بادیں دیتے دیتے دل اکتا جاتا ہے۔ مختلف گھروں میں پھرتے ہیں روزے رکھنے کی وجہ سے معدہ کو عادت نہیں ہوتی کھا کھا کر اور بھی برا حال ہو جاتا ہے بعض لوگ بیمار ہو جاتے ہیں کسی کو پیٹ درد کے دورے پڑتے ہیں کسی کو کوئی اور مصیبت پڑ جاتی ہے۔ ڈاکٹر کے پاس جانا پڑتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ اچھی عید ہے۔ اسلام جو سب سے زیادہ شاندار، سب سے کامل سب سے آخری اور نقطۂ عروج پر پہنچا ہوا مذہب ہو اس کی اتنی مشہور عید اور وہ بھی بور ہو اس کی سمجھ نہیں آتی کہ یہ کیوں ہے پس

آج میں نے سوچا

کہ میں احبابِ جماعت کو بتاؤں کہ بات کیا ہے۔ کیوں ان کی عید بور ہوتی ہے اور اس عید میں لذت پیدا کرنے کا طریق کیا ہے۔

دراصل ہر وہ چیز جو مقصد سے ہٹ کر دیکھی جائے یا کی جائے اس میں بوریت پیدا ہو جاتی ہے آپ اگر ہاکی میچ دیکھنے جائیں اور وہاں ڈوم میراثی ناچ رہے ہوں اور آپ کو کہا جائے کہ بہت اچھا میچ ہونے والا ہے انتظار کریں اور ابھی ناچ دیکھیں تو ہو سکتا ہے کہ فیلڈ پر پتھراؤ ہو جائے۔ وہی لوگ جو پہلے شوق سے ناچ دیکھا کرتے تھے ان کو اتنا غصہ آئے اور اتنا ہنگامہ کھڑا ہو جائے کہ ہاکی کا میچ منسوخ کرنا پڑے۔ یا ہاکی کا میچ دکھانے کے لئے بلایا گیا ہو اور کرکٹ کھیلنا شروع کر دیا جائے تو کرکٹ کے شائقین بھی لعنت ڈالیں گے، وہ کہیں گے جو چیز ہم دیکھنے آئے ہیں وہ تو دکھاؤ پس بوریت کی بہت سی قسموں میں سے ایک قسم یہ بھی ہے کہ مقصد کو پورا نہ کیا جائے۔ اس کی بجائے کچھ اور بات ہو جائے تو اس سے بوریت پیدا ہوتی ہے۔

آپ نے اخباروں میں پڑھا ہو گا کہ بعض قسم کی فلمیں دیکھنے لوگ جاتے ہیں اور ان کے ٹکٹ خریدتے ہیں، اور فلم کوئی اور دکھا دی جاتی ہے تو سینما گھروں کو آگ لگا دی جاتی ہے کرسیاں توڑ دی جاتی ہیں۔ حالانکہ ویسے وہ فلم دیکھنے جاتے تو کبھی بور نہ ہوتے پس معلوم ہوتا ہے

اسلامی عید کا مقصد

پورا نہیں رہا۔ اگر بوریت پائی جاتی ہے تو ظاہر ہے کہ اللہ کچھ اور عید دکھانا چاہتا ہے۔ آپ کچھ اور عید دیکھ رہے ہیں اور نہیں سمجھ رہے کہ یہ کیا قصہ ہے۔ آپ کی توقعات دوسری سمت میں ہیں اور اللہ نے اور طرح کی عید مقرر فرمائی ہوئی ہے نتیجۃً آپ عید کو قصوروار نہیں کہہ سکتے، اپنی عقل اور فہم کو قصوروار کہہ سکتے ہیں۔ آپ نہیں سمجھے کہ خدا کیا دکھانا چاہتا ہے آپ کچھ اور دیکھنے گئے تھے دنیاداروں کی عیدیں دیکھیں اور سمجھے کہ یہ عید محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عید بھی ہو گی حالانکہ شتّان بینھما زمین وآسمان کا فرق ہے دنیاداروں کی عیدیں اور ہیں اور عیدیں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے حکم کے مطابق ہمیں عطا کی ہے۔ اس عید کو سمجھنا ہو تو اس درخت کو سمجھیں جس کا یہ پھل ہے اور وہ درخت شجرِ رمضان ہے۔ جیسے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ ویسے پھل بھی اپنے درخت سے پہچانا جاتا ہے۔ کبھی پھل مدد کرتا ہے درخت کو پہچاننے میں اور کبھی درخت مدد کرتا ہے بتانے میں کہ یہ پھل لگنا تھا۔ تو اگر پھل کی سمجھ نہیں آ رہی تو درخت کو جانچو اور سوچو کہ اس پر کس قسم کا پھل لگنا چاہیئے تھا۔

رمضان المبارک کے کئی اسباق ہیں ان میں سے دو بڑے گہرے سبق ہیں جو دراصل رمضان ہی کا نہیں بلکہ

ہر مذہب کا خلاصہ

ہیں ان میں سے ایک عبادت الٰہی ہے اور دوسرا بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی اور پیار اور خدمتِ خلق اور لوگوں کے دکھ سکھ میں شریک ہونا ہے۔ یہ دو گہرے سبق ہیں جو رمضان ہمارے لئے لے کر آتا ہے۔ اس درخت پر اگر عبادت کے سوا کوئی اور پھل لگا ہوا آپ دیکھیں گے اور اپنی توقع کے مطابق اس پھل سے لذت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو آپ کو سخت مایوسی ہو گی۔ اس پر تو عبادت کا پھل لگنا چاہیئے۔ اور عبادت کا پھل سمجھ کر جب آپ عید منائیں گے تو پھر آپ عید کا لطف اٹھائیں گے۔ اس عبادت پر تو خدمتِ خلق کا پھل لگنا چاہیئے۔ اگر آپ ان کے سوا کچھ اور غرضیں لے کر اس عید میں داخل ہوں گے تو بوریت ہو گی۔ آپ نہیں سمجھے یہ اگر یہ ہال ہوتے اور کرسیاں ہوتیں تو یقینًا کرسیاں ٹوٹ جاتیں اس لئے کہ آپ نہیں سمجھتے کہ اس عید کا مقصد کیا ہے۔ ایک مہینہ مسلسل آپ کو اللہ تعالیٰ نے عبادت کے طریق بتائے عبادت کا ذوق بخشا جو لوگ دن میں پانچ نمازیں اور بمشکل پڑھتے تھے ان کو پانچ نمازوں کی عادت ڈالی، جو راتوں کو نہیں اٹھ سکتے تھے ان کو راتوں کو اٹھنا سکھایا اور اللہ تعالیٰ نے سارے وجود کو سجدہ ریز کرنے کا سبق دیا۔ اب تیس دن کے بعد جب یہ سبق ملا ہو اس کی عید پر تو نہیں ہو سکتی کہ اس سبق کو بھلا دو تو یہ تمہاری عید ہے۔

پس وہ قومیں جو ایسی عید کی توقع رکھتی ہیں کہ جس میں عبادت کو بھلا کر فراموش کر دیا جائے کہ اس سے کوئی لذت حاصل نہیں ہو گی وہ لوگ عید سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ یہ تو وہ دن تھا جب کوشش کی جاتی کہ آج صبح کی نمازیں پہلے سے بڑھ کر حاضر ہوتے، پہلے سے بڑھ کر مسجدوں میں رونق لگاتے، پہلے سے بڑھ کر محبت الٰہی کے جذبہ سے سرشار ہو کر خدا کی حمد کے گاتے، اور اس کا شکر ادا کرتے۔ دیکھو! خدا نے اس عید میں ایک عبادت زائد کم نہیں کی۔ ایک نماز کا اضافہ کر دیا یہ بتلانے کے لئے کہ یہ شجرِ رمضان درست اور سچا ہے تم جھوٹے ہو سکتے ہو۔ اس پر تو

عبادت ہی کا پھل

لگتا تھا۔ اور رسم ہم نے لگا کر دکھا دیا۔ پہلے دن بھی پانچ نمازیں پڑھا کرتے تھے آج بھی نمازیں پڑھیں گے۔ یہ مطلب تھا کہ کس قسم کی عید کی تمنا ہمیں توقع رکھنی چاہئے۔ پس آج اگر آپ اس جذبہ کے ساتھ نمازیں پڑھیں اور مسجد میں رونق بڑھائیں کہ یہ سارا سبق تھا اور ہماری عید یہی ہے کہ ہم عبادت کریں اور خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں اور عرض کریں۔ لبیک اللّٰھم لبیک اے میرے اللہ میں حاضر ہو گیا ہوں اور میں نے تیرے سبق کو بھلایا نہیں ہے۔ اب تو مجھ سے پیار کا اظہار فرما۔ مجھ پر محبت کے جلوے ظاہر فرما، تو میرا ہو جا۔ مجھے ان عبادتوں کی لذت بخش۔

الغرض جو شخص عید کے دن ایسی نمازیں پڑھے گا اس کی تو عید ہی عید ہے۔ وہ عید میں ایسی لذت پائے گا کہ غیر اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ پس

عید کا سبق تو یہ ہے۔

کہ آپ عبادت میں اضافہ کریں۔ چنانچہ قرآن کریم کی ایک اور سورۃ میں بھی اس مضمون کو بیان کیا گیا ہے جس کی میں نے گذشتہ سال عید الفطر کے خطبہ میں تلاوت کی تھی اور فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ کے مضمون پر روشنی ڈالی تھی اور بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے رسول! جب تم مشقتوں اور محنتوں کے دور سے گزرتے ہوئے یہ چاہتے ہو کہ تمہیں آرام جان ملے اور سکونِ قلب میسر آئے تو اپنے عمل اور سنت کے ذریعہ سب کو یہ سبق دے دو کہ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ۔ تمہاری ساری لذتیں اپنے رب میں ہیں تم جب بھی فارغ ہو اپنے رب کے حضور کھڑے ہو کر گریہ و زاری کیا کرو اور اس سے محبت کی پینگیں بڑھایا کرو کہ اسی میں تمہاری لذت ہے۔

پس جس نے یہ سبق نہیں سیکھا اس کو تو یہ عجیب سی چیز نظر آئے گی۔ اس کے لئے تو اوپری دینی اور بے معنی اور رنگ کا دینے والی اور لغو عید ہوگی۔ اس کو کچھ بھی اس میں لطف نہیں آئے گا کیونکہ جس پھل کی وہ توقع رکھتا ہے وہ پھل تو ہندو مذہب میں اس کو مل سکتا ہے۔ بگڑی ہوئی عیسائیت میں تو اسے حاصل ہو سکتا ہے، بدھ ازم میں شاید اس کو نصیب ہو جائے، دنیا کی غیر قوموں اور دہریوں میں بھی وہ پھل اس کو مل جائے گا۔ لیکن اسلام سے اس پھل کا کیا تعلق ہے۔ اسلام کی عید میں تو وہ پھل آپ کو کہیں نظر نہیں آئے گا۔ اس لئے آج اگر آپ عید منانا چاہتے ہیں تو اپنی عبادتوں میں لذت ڈھونڈیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر دعائیں کریں اور ان سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اس سے بھی زیادہ [illegible] پہلے سے بڑھ کر نمازیں پڑھیں۔ پھر دیکھیں کہ آپ کی عید کس شان کی عید ہوتی ہے۔ دنیا کی کسی اور قوم کو ایسی عید نصیب نہیں ہوگی۔ جیسا کہ احمدی مسلمان عید منا رہا ہوگا۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔

عید کا دوسرا پہلو خدمتِ خلق ہے

غریب کے دکھ میں شریک ہونا اس کا دکھ بانٹنا اور اپنے سکھ اس کے ساتھ تقسیم کرنا یہ اور اس قسم کے دوسرے نیکی کے کام خدمتِ خلق سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ رمضان سے پہلے میں نے احباب جماعت پر بڑی تفصیل سے واضح کیا تھا کہ رمضان میں ایک بڑا سبق پایا جاتا ہے اور رمضان کے اندر دوسری بہت سی حکمتوں کے علاوہ ایک بڑی اہم حکمت یہ ہے کہ امراء بھی غریبوں کے دکھوں کو سمجھنے کے اہل ہو سکیں۔ ان تلخیوں میں سے گزریں جن تلخیوں میں سے اکثر غرباء ہمیشہ گزرتے ہیں اور وہ ایک طرف تو خدا کا شکر کریں کہ یہ ایک مہینہ جو ہم نے گزارا ہے ہمارے بعض بھائی ایسے ہیں جن کے بارہ مہینے اسی طرح گزرتے ہیں اور پھر اس شکر کے ساتھ ان کے بارہ مہینے کے دکھ آسان کرنے کی کوشش کریں۔ یہ وہ دوسرا سبق ہے جو رمضان شریف نے ہمیں سکھایا ہے۔

پس لازماً اس عید میں بھی خدمتِ خلق کا پھل لگنا چاہئے۔ یہ دوسرا میٹھا پھل ہے جو اس عید کو قدرتی طور پر عطا ہونا چاہئے۔ لیکن اگر آپ اس پھل کی طرف ہاتھ نہ بڑھائیں اور اپنی لذتیں دوسری جگہ ڈھونڈیں تو آپ یقیناً محروم رہیں گے کیونکہ یہ بات اور سوچ انسان کو اپنے مقصد سے ہٹانے والی ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے جب ہم دیکھتے ہیں تو وہ مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے جو بعض لوگوں کے لئے پیدا ہو جاتا ہے کہ مزاج خراب ہو رہے ہیں، مصیبت پڑی ہوئی ہے، بور ہو رہے ہیں۔ انہی گھروں میں اور اپنے رشتہ داروں میں جا جا کر جن کے گھروں میں ہمیشہ جاتے تھے۔

قرآن کریم نے اس فلسفہ کو ایک موقع پر ایک اور چھوٹی سی آیت میں اس طرح بیان فرمایا کہ دیکھو تمہارے تحائف کا تبادلہ دُوْلَۃً بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْکُمْ۔ (الحشر: آیت ۸) نہیں ہونا چاہئے یعنی جو تمہارے تحفے پھرتے ہیں اور جو تمہاری محبت کی راہیں ہیں وہ صرف رشتہ داروں، عزیزوں اور ہم پلہ اور ہم کفو لوگوں تک ہی نہیں رہنی چاہئیں۔ اگر یہ ہو تو ایک چکر امراء کا اوپر چلتا رہتا ہے اور ایک غرباء کا نیچے چلتا رہتا ہے اور انہی دائروں میں نعمتیں گھومتی رہتی ہیں یا نعمتوں کا فقدان چکر لگاتا رہتا ہے جن دائروں میں اس سے پہلے گھوما کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ

ایک اور محبت کا دائرہ

قائم کرنا چاہتا ہے یعنی امارت سے غربت کی طرف اور غربت سے امارت کی طرف۔ اور یہ اسلام کا امتیاز ہے۔ نہایت ہی سائنٹیفک طریق پر اور نہایت ہی اعلیٰ پیمانے پر اس کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو اپنے جیسے لوگوں کے گھروں میں جہاں پہلے گھوما کرتے تھے اگر وہیں گھومتے رہیں گے تو چونکہ یہ قرآنی تعلیم کے خلاف ہے اور اس کی روح کے منافی ہے اس لئے لذت نہیں پائیں گے۔ اس کے برعکس صورت پیدا کریں گے جو اصل اسلامی عید ہے تو ان کی زندگی میں آج کا دن ایک نہایت ہی مسرت لانے والا دن بن جائے گا۔

اس نقطۂ نگاہ سے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آج کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں ان میں اپنے غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں۔ آپس میں بھی ضرور کچھ نہ کچھ بانٹیں کیونکہ یہ حق ہے۔ ذی القربیٰ کا بھی حق ہے دوستوں کا بھی حق ہے۔ یہ حقوق بھی ادا ہونے چاہئیں لیکن ایک حق جو آپ ہار کر بیٹھ گئے ہیں جب تک وہ حق ادا نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نظارہ نہیں دیکھ سکیں گے۔ اور وہ حق جس کے متعلق میں نے کہا ہے ہار کر بیٹھ گئے ہیں۔ اس حق سے مراد ہے:۔

فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ (المعارج: آیت ۲۶-۲۷) کہ جن کو ہم نے بڑی بڑی نعمتیں عطا کی ہیں اور دولتیں بخشی ہیں ان کے اموال میں غرباء کا حق ہے۔ ایک طرح تو ہر مسلمان یہ حق کچھ نہ کچھ ضرور ادا کرتا ہے اور اس عید میں شامل ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب وہ فطرانہ دیتا ہے جب وہ عید فنڈ دیتا ہے تو یقیناً اس حق کو ادا کر رہا ہوتا ہے اس لئے یہ کہنا جائز نہیں ہوگا کہ مسلمان خواہ احمدی ہو یا غیر جماعت ہو وہ اس سے غافل ہے۔ دنیا کے کسی مذہب میں بھی اس حق کو اس تفصیل کے ساتھ ایک اصول کے مطابق اور ایک تنظیم کے تحت ادا نہیں کیا جاتا جس طرح اسلام میں کیا جاتا ہے۔ مگر جو بات

میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں

وہ یہ ہے کہ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ کے تابع پھر بھی یہ حق پورا ادا نہیں ہوتا جب تک آپ خود اپنے وقت کو بھی اور دیگر طاقتیں جو خدا نے آپ کو بخشی ہیں ان کو بھی غریب کے لئے قربان نہ کریں۔ پھر آپ کی پوری عید ہوگی۔ پھر آپ کو پتہ لگے گا کہ عید میں لذت کیا ہے۔ مثلاً آج عید کی نماز کے بعد ضروری امور سے فارغ ہو کر اگر وہ لوگ جن کو خدا نے نسبتاً زیادہ دولت عطا فرمائی ہے زیادہ تموّل کی زندگی بخشی ہے وہ کچھ تحائف لے کر غریبوں کے ہاں جائیں اور غریب بچوں کے لئے کچھ مٹھائیاں لے جائیں جو اُن کے گھروں میں زائد پڑی ہیں اور جو اُن کا پیٹ خراب کرنے کے لئے مقدر تھیں وہ غریب بچوں کا پیٹ بھرنے کے لئے ساتھ لے جائیں اور وہ زائد کپڑے بھی جن کے زائد از ضرورت استعمال کی وجہ سے اُن کو ہدیہ کر دینا تھا غریب بچوں کو دیں تاکہ ایک دن تو ایسا ہو کہ اُن کو بھی کچھ نصیب ہو۔ تو کچھ نہ کچھ پھل پکڑا دیں کچھ مٹھائیاں گھر سے اٹھا لیں بچوں کے لئے بسکٹ، ٹافیاں یا چاکلیٹ آپ نے رکھے ہوئے تھے وہ لیں اور بچوں سے کہیں آؤ چلو آج ہم ایک اور قسم کی عید مناتے ہیں۔ ہمارے ساتھ چلو ہم بعض غریبوں کے گھر آج دستک دیں گے ان کو عید مبارک دیں گے ان کے حالات دیکھیں گے اور اُن کے ساتھ اپنے تحفے بانٹیں گے۔ اگر منظم طریق پر اس کام کو کیا جائے تو اس کا بہترین طریق یہ ہوگا کہ آپ صدر محلہ کے پاس پہنچیں تاکہ لوگ ایک ہی گھر میں بار بار نہ جائیں اور ایسے گھروں میں نہ جائیں جہاں ضرورت نہ ہو۔ صدر محلہ کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے محلے میں کون کون سے غریب لوگ رہتے ہیں جو اس

حسنِ سلوک کے زیادہ مستحق

ہیں۔ کون کون سے یتامیٰ ہیں۔ کون کون سی بیوگان ہیں۔ کون کون سی بوڑھی عورتیں ہیں اور کون سے بیمار اور بوڑھے لوگ ہیں جن کی زندگی میں کوئی رفیق اور کوئی ساتھی نہیں رہا۔ ایسی فہرستیں اوّل تو صدرانِ محلہ کے پاس موجود رہتی ہیں اگر نہیں ہیں تو وہ اپنے ذہن پر زور دے کر راہنمائی کریں اور جاتے ہی ایسی فہرستیں جلدی سے تیار کر لیں اور پھر وہ محلہ کے امراء کو بتائیں اور امراء سے مراد ضروری نہیں کہ وہ بہت ہی امیر ہوں کیونکہ بار

اور غربت ایک نسبتی چیز ہے۔ وہ لوگ جو نسبتاً آسودہ حال ہیں عین ممکن ہے عید کے دن یہ احساس نہ ہو تاکہ پیسے ہوتے تو ہم بچوں کی خوشیاں کرتے۔ وہ سمجھتے ہیں امراء ہیں۔ ایسے لوگ جب تیاری کرلیں تو اپنے اپنے محلے کے صدر کے پاس پہنچیں اور اُن سے کہیں کہ بتاؤ ہمارے حلقہ میں کون سے گھر دیتے ہو۔ اگر تین گھروں میں جانا ہے تو تین گھروں کی فہرست لے لیں۔ اگر چار یا پانچ میں جانا ہے تو ان کی فہرست لے لیں اور اگر اس سے زیادہ گھر ڈھونڈنے چاہئیں۔ کیونکہ یہ ایک اقتصادی قانون ہے کہ جتنا زیادہ غریب ملک ہو اتنی ہی غربت زیادہ اور امارت نسبتاً کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس لئے جو ہمارے ہاں متمول ہیں نسبتاً آسودہ حال اور سفید پوش ہی کہہ لیجئے ان کی تعداد غرباء کی تعداد کے مقابل پر کم ہوگی۔ یہ قدرتی قانون ہے۔ اس لئے کوشش کریں کہ حتی المقدور ایک سے زیادہ گھروں میں تحفے بانٹیں مگر بہر حال یہ کوئی تکلیف مالا یطاق نہیں ہے آپ نے عید منانی ہے۔ آپ اپنی توفیق کے مطابق جتنی عید بھی منا سکیں بہتر ہے اس دن اگر آپ غریب لوگوں کے گھروں میں جائیں گے اور ان کے حالات دیکھیں گے تو

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں

کہ جتنی لذتیں آپ کو ایسی لذتیں پائیں گے کہ ساری زندگی کی لذتیں ان کو اس لذت کے مقابل پر ہیچ نظر آئیں گی اور حقیر دکھائی دیں گی۔ کچھ ایسے بھی واپس لوٹیں گے کہ ان کے آنسو بہ رہے ہوں گے اور وہ استغفار کر رہے ہوں گے اور اپنے رب سے معافی مانگ رہے ہوں گے کہ اے اللہ! ان لوگوں سے ناواقفیت رکھ کر اور ان کے حالات سے بے خبری میں رہ کر ہم نے بڑی ناشکری کے دن کاٹے ہیں، ہم تیرے بڑے ہی ناشکرگزار بندے تھے، نہ ان نعمتوں کی قدر کر سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں نہ ان نعمتوں کا صحیح استعمال جان سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں اور واپس آکر وہ روئیں گے خدا کے حضور اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان آنسوؤں میں اتنی لذت پائیں گے کہ دنیا کے قہقہوں اور مسرتوں اور ڈھول ڈھمکوں اور بینڈ باجوں میں وہ لذتیں نہیں ہوں گی۔ ان کو بے انتہاء ابدی لذتیں حاصل ہوں گی اور نہ ختم ہونے والے بے انتہا سرور ان کو عطا ہوں گے۔ یہ ہے وہ عید جو

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عید

ہے۔ یہ وہ عید ہے جو درحقیقت سچے مذہب کی عید ہے۔ پہلے بھی ایسی عیدیں تھیں جو سچے دین نے عطا کی تھیں لیکن بعد میں آنے والوں نے ان عیدوں کے مزاج بدل ڈالے۔ ان کے مقصد ان کو بھلا دیا۔ اپنی عیدوں کے رنگ بدل ڈالے۔ پس وہ عیدیں اپنے مقاصد سے دور جا پڑیں۔ ان کے لئے وہ عیدیں عیدیں نہ رہیں جو خدا اپنے مومن بندوں کو عطا کرنا چاہتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ نہ عبادت کے مذہب کا کوئی نام ہے۔ نہ غریب کی ہمدردی کے مذہب کا کوئی نام ہے۔ یہ وہ دو قدر مشترک ہیں جو تمام مذاہب کے درمیان موجود تھیں۔ پس عبادت کے مذہب کا کوئی نام نہیں۔ سوائے عبادت کے۔ نہ اس کا نام ہندو ازم ہے نہ بدھ ازم ہے نہ عیسائیت ہے نہ یہودیت ہے، اگر ہے تو اسلام ہے۔ لیکن یہ ہمیشہ سے ہے اور خدمتِ خلق کا نام بھی کوئی اور نہیں ہے سوائے خدمت کے۔ اور یہی وہ دین قیمہ ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۵ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۵ دین کی تفصیلات ہمیشہ بدلتی رہتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین کو کامل کیا اور اس کے ناک نقشے کو درست کیا اور خوب رونق بخشی لیکن بنیادی ڈھانچہ انسان کا ایک رہتا ہے۔ خواہ وہ کالا ہو، خواہ وہ گورا ہو، خواہ شرقی ہو خواہ غربی ہو، خواہ انگریز کا بچہ ہو یا حبشی کی اولاد ہو، انسان کا بنیادی ڈھانچہ بھی تبدیل نہیں ہوتا۔ انسان کی جلد اس کا رنگ اس کی طرز بود و باش بدلتے رہتے ہیں لیکن انسان بنیادی طور پر ایک ہی رہتا ہے۔ قرآن کریم نے

ایک عظیم نکتہ

ہم پر کھولا ہے اور وہ یہ ہے کہ دین قیمہ بھی ایک ہی ہے جو ہمیشہ سے ایک تھا اور ہمیشہ ایک رہے گا۔ اور وہ دین قیمہ یہ ہے يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ عبادت کو قائم کریں اور غریبوں کے حق ادا کریں اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالیں۔ یہ وہ دین قیمہ ہے جو غیر مبدل ہے اس میں کبھی آپ کوئی تبدیلی نہیں دیکھیں گے۔ چنانچہ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ کہہ کر فرما دیا کہ ہر قائم رہنے والی بات اور ہمیشگی کی زندگی پانے والی بات ہم نے قرآن کریم کو عطا کر دی ہے۔

اس پہلو سے ایک اور چیز بھی ہمارے سامنے آتی ہے۔ جب خدمتِ خلق کا کوئی مذہب نہیں، کوئی نام نہیں سوائے اس کے کہ اللہ کی خاطر نوع انسان سے محبت کی جائے تو اس میں احمدی اور غیر از جماعت احباب کی تفریق کا کیا سوال ہے۔ اس میں مسلم اور غیر مسلم کی تمیز کا کیا سوال ہے۔ اگر آپ کسی ہندو کا دکھ بانٹیں گے تو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق وہ بھی دین قیمہ پر عمل ہو رہا ہوگا۔ عیسائی کا دکھ بانٹیں گے تو بھی دین قیمہ پر عمل کر رہے ہوں گے۔ یہودی کے دکھ بانٹیں گے تب بھی قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق دین قیمہ پر عمل کر رہے ہوں گے۔ ایک دہریہ کا دکھ بانٹیں گے تب بھی قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق دین قیمہ پر عمل کر رہے ہوں گے۔ پس ان جگہوں پر جہاں احمدی کم ہیں جہاں کے معاشرہ میں غیر از جماعت دوست زیادہ ہیں اور احمدی بہت تھوڑے پائے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے کیونکہ

یہ ضروری نہیں ہے

کہ خدمتِ خلق کے طور پر غریب کے دکھ بانٹنے کے لئے احمدی کو تلاش کیا جائے اس لئے وہ تمام جماعتیں جہاں احمدی تعداد میں تھوڑے ہیں ان کو ارد گرد غریب محلوں میں حسب توفیق غریبوں کی مدد کے لئے جانا چاہیئے۔ صرف پاکستان میں نہیں بلکہ ساری دنیا کے احمدیوں کو اس قسم کی عید منانی چاہیئے۔ تاہم جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے اکثر جماعتیں آج بھی ہماری اسلامی عید میں شامل ہو سکتی ہیں۔ اگر مجلس خدام الاحمدیہ ٹیلیفون کے ذریعہ اطلاع کر دے اور مثلاً فیصل آباد یا سرگودھا یا لاہور یا قریب کی جماعتوں میں جا رہے ہیں۔ ان کے ذمہ لگا دیں کہ فلاں فلاں جگہ تم نے یہ اطلاع کرنی ہے تو آج سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے جہاں تک ممکن ہو پاکستان کی اکثر احمدی جماعتیں اس عید میں شامل ہو جائیں۔ عبادت بھی خصوصیت سے کریں اور غریب کی ہمدردی بھی بطور خاص کریں۔ یہاں تک کہ اپنے حلقوں میں بھی حسب حالات اور حسب توفیق غریبوں کے گھروں میں جائیں اور ان سے کہیں ہم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر تمہیں عید مبارک دینے آئے ہیں اسلام کے نام پر تمہارے ساتھ خوشیاں بانٹنے آئے ہیں۔

چھوٹوں سے کہیں

اے بچو! آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ، اُن کی ٹافیاں کچھ تم بھی کھاؤ ہم ان کے کھلونوں سے کچھ تم بھی کھیلو، ہمارے کھانوں میں تم بھی شریک ہو جاؤ اور یہ ہم تم پر احسان کے طور پر نہیں کر رہے، یہ محض اللہ کی خاطر ہے۔ اور اللہ کے سب سے پیارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر ہے پس اگر تم شکریہ ادا کرنا چاہتے ہو تو ہم تمہیں کہتے ہیں لا نرید منکم جزاء ولا شکورا ہم ہرگز تم سے کسی جزا اور کسی شکریہ کی توقع نہیں رکھتے یہ کام محض للہ ہے۔ اس کا پیار ہی ہماری جزا ہے۔ وہ محبت جس سے ہم دیکھ رہا ہے تو کس سے بڑی جزا ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ایک جزا تو آپ کو وہیں مل چکی ہوگی کیونکہ ہر نیکی میں اتنی لذت ہے کہ جتنا خدمتِ خلق کا کام آپ نے کیا ہوگا۔ آپ یقین کریں گے کہ اس سے بہت زیادہ آپ کو حاصل ہو گیا۔ پھر یہ کہنا کہ ہماری وہ جزا اللہ کا پیار ہے، اس کا کیا مطلب ہے یہ کہ وہ محض فضل ہے۔ قانونِ قدرت نے آپ کو وہ سب کچھ دے دیا جو آپ نے خرچ کیا۔ اس سے زیادہ عطا کر دیا۔ ایک نیکی کا دس گنا بدلہ اس نیکی کے دوران پا جائیں گے۔ باقی سب فضل الٰہی ہوگا جو اس کے پیار کی صورت میں آپ پر نازل ہوگا۔ پس جس کو یہ عید نصیب ہو جائے اس کو اور کیا عید چاہیئے۔

اس کی پھر عیدیں ہی عیدیں ہیں

یہ وہ حقیقی عید ہے جو اسلام کی عید ہے جس کے متعلق میں آپ کو بتا رہا ہوں چاہیں تو دیر نہ کریں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:-

اب ہم دعا کر لیتے ہیں۔ دعا میں مرحوم بزرگوں کو بھی یاد رکھیں۔ کل میں ذکر کرنا بھول گیا تھا۔ لسٹ میں تو نام تھے لیکن وہ بہت لمبی لسٹ تھی پڑھنے سے رہ گئی جن دوستوں

نے چند سے ادا کئے ہیں انہوں نے تو اُن کو یاد رکھا تھا۔ لیکن اُن کا بھی بطور خاص ذکر کرنا بھول گیا جنہوں نے بطور خاص اس نیت سے چندے ادا کئے ہیں کہ رمضان ختم ہونے سے پہلے پہلے وہ اس نیکی میں شامل ہو جائیں۔ ان کو بھی خصوصیت سے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور سب بیماروں، کمزوروں کے لئے بھی دعائیں کریں۔ خدا تعالیٰ احمدیوں کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ اسلامی معاشرہ اسلامی عید دنیا میں رائج اور عام کر دیں اور یہی ایک عید ہو جو ساری دنیا میں منائی جائے۔ اس کے سوا کوئی اور عید باقی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں دعا ہوئی۔

دُعا کے بعد حضور نے فرمایا:-

خطبہ کے تتمہ کے طور پر

دو چھوٹی سی باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں

غیر ممالک کے لئے جب یہ خطبہ جائے تو اس میں نوٹ آنا چاہیئے کہ جہاں غربت ہے وہاں بیماروں سے بھی کوئی سنت کو پورا کیا جا سکتا ہے یعنی غریب کی عیادت بھی سنت ہوتا ہے اس کو عید کا اور کمزوروں اور بیمار ہونے والے بوڑھوں کو بھی اس میں پورا کیا جا سکتا ہے۔ ضروری نہیں غربت ہی ہو تو اس میں شریک ہو کر اس عید کو منایا جا سکتا ہے۔

دو پاکستان کی جماعتوں کے لئے نصیحت ہے کہ یہ بات آپ کی محبت کے پیمانہ کی راہ میں روک نہ بنے کہ بعض لوگوں نے آپ پر ۱۹۵۳ء یا ۱۹۷۴ء میں ظلم کئے۔ خواہ کسی نے کچھ کیا ہو اپنی عید کی خوشیوں میں اُن کو بھی شامل کریں جنہوں نے ظلم کئے ہیں۔ اگر آپ ان کے گھر جا سکتے ہیں اور حالات کا تقاضا ہو کہ نفرت نہ ہو بلکہ محبت پیدا ہو تو اُن کے ہاں بھی تحفے لے کر جائیں اُن سے کہیں کہ ہماری عید اتنی چیز ہے ... اور آزاد ... کہ تم نے ظلم کیا ہم تو وہی کریں گے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمیں تلقین فرمائی۔

ازاں بعد حضور نے حاضرین کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہتے ہوئے سب کو عید کی مبارکباد دی اور واپس تشریف لے گئے۔

(منقول از الفضل ربوہ ... جولائی ۱۹۸۳ء)

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ ۱۰ ابھی محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی اور مکرم مولوی کریم الدین صاحب ... اپنے پروگرام کے مطابق پہلے ہی کشمیر تشریف لے جا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگان و علماء سلسلہ کا سفر حقیقی حافظ و ناصر ہو اور ان اجتماعات کو ہر جہت سے بابرکت و کامیاب ثابت کرے اس ... محترم صاحبزادہ صاحب کی عدم موجودگی میں محترم ... صاحب بحیثیت قائمقام امیر ... اور محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بحیثیت قائمقام ناظر اعلیٰ ... کام سے ... مقامی طور پر بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

کراچی میں معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں۔

الرؤف جیولرز

۱۴۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ (حیدری) شمالی ناظم آباد کراچی

(فون نمبر: ۶۱۷۰۶۵)

جماعت احمدیہ کے نمائندہ وفد کی

عزت مآب جناب صدر جمہوریہ ہند سے ملاقات

(از ...)

نظارت دعوت و تبلیغ کے زیر اہتمام شائع شدہ گورمکھی ترجمۃ القرآن کی پیشکش

دنیا کی معروف زبانوں میں قرآن کریم کے مستند تراجم کی وسیع پیمانہ پر اشاعت جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے۔ چنانچہ حال ہی میں نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی جانب سے سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تیار فرمودہ معرکۃ الآراء تفسیر ... کا گورمکھی ترجمۃ القرآن کی اشاعت اسی بابرکت منصوبہ کی ایک کڑی ہے۔

... محترم گیانی عباد اللہ صاحب کی سالہا سال کی محنت اور عرق ریزی کے نتیجہ میں منصۂ شہود پر آنے والے قرآن مجید کے اس گورمکھی ترجمہ کا ...

گذشتہ جولائی جماعت احمدیہ کے ایک نمائندہ وفد نے عزت مآب صدر جمہوریہ ہند جناب گیانی ذیل سنگھ صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ جماعت احمدیہ کا یہ وفد محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال و تعمیرات و تعلیم، محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ اور محترم ... احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ دہلی پر مشتمل تھا۔

اس سلسلہ میں نظارت تعلیم کی طرف سے محترم حضرت ناظر صاحب خدمت درویشان کی خدمت میں جو تفصیلی رپورٹ ارسال کی گئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ ہمارے وفد کو صدر مملکت سے ملاقات کے لئے مورخہ ۲۲ کو پونے بارہ بجے دوپہر کا وقت دیا گیا تھا۔ چنانچہ وفد مقررہ وقت سے ... قبل پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچ گیا۔ کسی قدر انتظار کے بعد ٹھیک ... بج کر پانچ منٹ پر اراکین وفد کی ملاقات جناب گیانی ذیل سنگھ صاحب صدر جمہوریہ ہند سے ہوئی۔ مختصر سی ... کے بعد ... جناب صدر صاحب موصوف کی خدمت میں پنجابی قرآن کا ایک نسخہ ایک عمدہ اور قیمتی ... پیش کیا گیا۔ جسے موصوف نے کھڑے ہو کر بڑی ... تعظیم سے وصول کیا۔ اس موقعہ پر جماعتی وفد کی طرف سے صدر مملکت کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ قرآن مجید کا یہ گورمکھی ترجمہ جماعت احمدیہ کی طرف سے حال ہی میں شائع کیا گیا ہے اور بحیثیت صدر مملکت آپ محترم چونکہ ... اس لئے ہم مقدم طور پر آپ کی خدمت میں قرآن پاک کا یہ تحفہ پیش کر رہے ہیں۔

جماعتی وفد نے جناب صدر موصوف کو یہ بھی بتایا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن مجید کے ہندی ترجمہ کا کام بھی جاری ہے جو چند ماہ کے اندر اندر پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ اس پر موصوف نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کا راشٹر یہ بھاشا (قومی زبان) میں ترجمہ شائع کیا جانا بے حد ضروری ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ مجھے حیدرآباد میں بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے اردو تفسیر القرآن کی ایک کاپی ملی تھی اور یہ کہ جماعت احمدیہ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کر کے بہت بڑی خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ اگرچہ کچھ ناعاقبت اندیش مسلمان جماعت احمدیہ کی اس دینی خدمت کی ... نہیں کرتے بلکہ اس کے برعکس جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہیں۔

اس قدر گفتگو کے بعد جناب صدر صاحب جمہوریہ ہند نے قرآن مجید کو کھول کر دیکھا اور پڑھنا شروع کیا۔ ساتھ ہی ساتھ آپ اس کے بارے میں تعریفی کلمات بھی ارشاد فرماتے رہے۔ ازاں بعد جب اراکین وفد نے صدر موصوف سے رخصت ہونے کی اجازت چاہی تو آپ نے مزید دو منٹ بیٹھنے کو کہا اور خود ہی فوٹو گرافر کو بلوایا۔ اس موقعہ پر آپ نے قرآن مجید کو ہاتھ میں پکڑ کر دوسری طرف سے محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر تعلیم کو پکڑنے کا ارشاد فرمایا اور فوٹوگرافر کو اسی پوزیشن میں فوٹو لینے کی ہدایت فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے اپنے پریس سیکرٹری کو ہدایت دی کہ فوٹو کے ساتھ پنجابی قرآن مجید کی خبر ... جاری ہونی چاہیئے۔ جماعتی وفد کے پاس چونکہ پہلے سے ہی پریس کے لئے بیان ... موجود تھے اس لئے ایک کاپی صدر مملکت کی خدمت میں پیش کر دی گئی ... کاروائی پریس سیکرٹری کو دے دی۔ یہ ملاقات قریباً پندرہ منٹ تک جاری رہی۔

جناب صدر جمہوریہ ہند کے ارشاد کے مطابق یہ خبر بذریعہ آل انڈیا ریڈیو کئی زبانوں میں نشر ہوئی۔ ... نیز بکثرت ٹیلیویژن پر بھی دکھائی گئی۔ نیز دوسرے روز ملک کے بیشتر ... اخبارات میں بھی تصویر کے ساتھ شائع ہوئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جماعت احمدیہ جالندھر کے ذریعہ ... کے عوام سے تعارف کرانے کا سامان پہنچایا۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہ الحمد للہ۔

یکے از تین سو تیرہ صحابہ

حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رئیس حاجی پورہ

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف اصحاب احمد قادیان

(۱)۔ احباب کپور تھلہ

یہ احباب جماعتِ احمدیہ کے مخلص ترین احباب میں شمار ہوتے تھے۔ چنانچہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر (امیر ضلع فیصل آباد) حضرت منشی ظفر احمد صاحب۔ حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب۔ حضرت منشی روڑا صاحب و حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحب سمیت بارہ قدیم صحابۂ کپور تھلہ کے اسماء درج کر کے رقم فرماتے ہیں:۔

"یہ تمام وہ دوست ہیں۔ جنہوں نے اپنے اپنے رنگ میں سلسلۂ حقہ کی خدمات کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے محبوب رہیں شامل ہوئے"۔ [۱]

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی کے وصال پر اپنے خطبہ میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ابتدائی زمانہ میں ایمان لانے والے، ایک تعویذ ذریعۂ حفاظت اور حصنِ حصین ہیں۔ جن کی وجہ سے دنیا بہت سی بلاؤں سے محفوظ رہتی ہے۔ یہ لوگ انبیاء اور ان کے خلفاء کے بعد دوسرے درجہ پر امن و سکون کا باعث ہوتے ہیں۔ [۲]

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کپور تھلہ کے ایک مخلص دوست کے نام مکتوب میں احبابِ کپور تھلہ کے بارے میں رقم فرمایا:۔

"(میں) اپنی اس تمام مخلص جماعت کو ایک وفادار اور صادق گروہ یقین رکھتا ہوں اور مجھے کپور تھلہ کے دوستوں سے دلی محبت ہے .... میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے ساتھ ہوں گے"۔ [۳]

حضرت اقدسؑ نے کشف دیکھا کہ اس سال تین چار دوست داغِ مفارقت دے گئے ہیں۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ نے عرض کیا کہ حضور وہ قادیان کے تو نہیں۔ فرمایا نہیں۔ پھر منشی صاحب نے عرض کی کہ وہ کپور تھلہ کے تو نہیں۔ فرمایا نہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ "کپور تھلہ تو قادیان کا ایک محلہ ہے"۔ [۴]

(۲) حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحبؓ

آپ نے اپنی ایک قلمی کاپی میں تحریر کیا ہوا ہے کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت کے بعد بیعت کی جس کا واقعہ یہ ہے۔ اس دعویٰ کے بعد حضرت منشی روڑے خان صاحب قادیان ہو کر آئے۔ اور کتب فتح اسلام اور توضیح مرام لائے جو میں نے مطالعہ کیں۔

"میں کیا عرض کروں کہ میری کیا حالت ہوئی میرا ایمان میرا یقین اس درجہ پر پہنچا کہ گویا ایک آہنی کیل میرے قلب میں گڑ گئی۔ وہاں نہ کوئی ثبوت تھا۔ اور نہ کوئی دلیل نہ نظیر۔ معمولی الفاظ میں دعویٰ اور اسلام اور مسلمانوں کی موجودہ حالت کا فوٹو اور ترقی اسلام کی کسی قدر تدابیر۔ مگر میرا دل تھا کہ ایمان عرفان اور یقین سے بھر گیا۔ جب یہ پڑھ کر اٹھا تو دو بجے تھے۔ راستہ میں جو ملا اس سے تذکرہ حق الیقین کے پیرایہ میں کیا۔ دوستوں میں اپنے یقین کا اعلان کر دیا"۔

آپ کہتے ہیں کہ بیعت بذریعہ خط نہ ہوتی تھی۔ تاہم میں نے اپنے متعلق حضرت اقدس کو اطلاع دے دی۔ اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو کئی خطوط لکھے۔ حضرت اقدس کے دعویٰ و دلائل کا ذکر کیا۔ لیکن انہوں نے اپنے جوابات میں لکھا کہ آپ اس عقیدہ پر قائم رہیں جو خلف سلف سے چلا آتا ہے۔ مرزا صاحب سے بات نہ کریں۔ ان کو (معاذ اللہ) جنون ہو گیا ہے۔ حضرت اقدس سے میری خط و کتابت رہی۔ حضور نے تحریر فرمایا کہ اگر کوئی اعتراض ہو تو لکھیں تاکہ ازالۂ اوہام میں جواب دیا جائے۔ چنانچہ میں نے بھیجے جن کے جواب اس کتاب میں موجود ہیں۔ پھر میں نے حضور کے لدھیانہ آنے پر بیعت کر لی۔ پھر میں نے ایک دن اور دوسرے دن محبوب اور روشن دو صاحبان نے بیعت کی۔

ان تینوں کی بیعت رجسٹر بیعت میں ۲۵ مئی ۱۸۹۱ء میں (نمبر ۲۱۹ تا ۲۲۱ پر) درج ہے۔

آپ اپنی قلمی کاپی میں تحریر فرماتے ہیں کہ "فتح اسلام اور توضیح مرام کے شائع ہونے پر فتح اسلام کا مطالعہ کرنے پر میرا دل ایمان و عرفان سے پُر ہو گیا۔ اور میں دوسروں سے حضرت اقدس کے بارے میں بحث کرنے لگا۔ حضور لدھیانہ تشریف لائے۔ جناب حاجی محمد ولی اللہ صاحب (نانا جان جنہوں نے مجھے متبنّیٰ بنایا ہوا تھا) کے فالج کے مرض میں مبتلا ہونے وغیرہ کی وجہ سے میں بمعیت کچھ نہ جا سکا ورنہ میں جانا چاہتا تھا۔

ایک دن خواب میں میں نے حضرت اقدس کو [illegible] صحن میں ایک پلنگ پر بیٹھے ہیں دیکھا۔ میں بھی اس پلنگ پر بیٹھ گیا۔ خواب میں حضور کے دیرینہ خادم حافظ حامد علی صاحبؓ نیز حافظ نور احمد صاحبؓ لدھیانوی کو بھی دیکھا۔ پھر ایک خواب میں دیکھا کہ لودھیانہ کے چوڑے بازار میں ایک شخص زور سے مجھے آواز دے رہا ہے کہ جلد آؤ۔ توقف کیوں ہے؟ اس خواب سے کشش اور زیادہ ہوئی۔ اور میں نے لودھیانہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقیم تھے۔ بہت جلد جانے کا ارادہ کیا۔ تاریخ یاد نہیں۔ غالباً ۱۸۹۰ء یا ۱۸۹۱ء تھا۔ میں نے منشی ظفر احمد (صاحب) کو اپنے ہمراہ جانے کے لئے تیار کیا۔ منشی ظفر احمد صاحب رشتہ میں میرے بھائی بھی ہیں۔ میرے ہمراہ روشن علی جو عربی پڑھا ہوا اور متین آدمی تھا۔ اور محبوب جو ایک غریب پردیسی تھا۔ اور ہمارے مسجد میں رہتا تھا۔ بیعت کرنے کی غرض سے تیار ہوئے اور لودھیانہ پہنچے۔

حضرت صاحب محلہ اقبال گنج میں رہتے تھے۔ آپ نے ایک مکان زنانہ کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ اور ایک مردانہ ..... ہم چاروں .... بارہ بجے کے بعد پہنچے تھے۔ صحن میں ..... دو پلنگ بچھے ہوئے تھے۔ ایک پلنگ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف فرما تھے اس طرح کہ قدم شریف زمین پر اور جوتا پہنے ہوئے تھے اور مہندی ریش مبارک کو لگائی ہوئی تھی۔ حافظ حامد علی صاحب مرحوم اور حافظ نور احمد صاحب بھی اس مکان میں موجود تھے۔ ان کو میں نے کچھ دیر کے بعد شناخت کیا کہ یہ خواب والے آدمی ہیں۔ اور ان کے نام بھی معلوم ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو میں نے دیکھ کر شناخت کر لیا۔ وہی شکل و شباہت تھی جو خواب میں دیکھی تھی۔ حضرت صاحب ہم سے مل کر بہت خوش ہوئے اور مجھے دیکھ کر فرمایا کہ آپ کا نام حبیب الرحمٰن ہے۔ پھر فرمایا کہ آپ کے خط آیا کرتے ہیں۔ اس کے بعد میرے والد صاحب کی طبیعت کا حال دریافت فرمایا۔ [۵] دیر تک خاکسار سے باتیں کرتے رہے۔ میرے ساتھیوں کا نام بھی دریافت کیا اور کچھ بات بھی کی۔ لیکن زیادہ تر مجھ سے ہی ہم کلام رہے۔ پھر فرمایا کہ میں مہندی دھو آؤں۔ اور زنانہ مکان میں تشریف لے گئے۔ فارغ ہو کر جلد ہی تشریف لائے۔ ظہر کی نماز کا وقت تھا اور خود (نماز کی) امامت کی۔ اور ہم (لوگوں نے) جس قدر موجود تھے۔ آپ کی اقتدا میں نماز پڑھی۔ اس وقت حضور خود ہی نماز پڑھایا کرتے تھے۔ اور لودھیانہ میں مکان پر ہی نماز باجماعت پڑھتے تھے۔

پھر بعد نماز آپ بیٹھ گئے اور اپنے دعویٰ کے دلائل اور حالاتِ زمانہ اور ضرورتِ مصلح پر تقریر فرماتے رہے۔ عصر کی نماز کے بعد آپ زنانہ مکان کو تشریف لے گئے۔ میں نے منشی ظفر احمد صاحبؓ کو بھیجا کہ عرض کرو کہ میں اور باقی دونوں ساتھی داخلِ بیعت ہونا چاہتے ہیں۔ اس زمانہ میں حضور بیعت قبول کرنے میں بہت احتیاط فرمایا کرتے تھے۔ اور ہر ایک سے جو بیعت کے لئے درخواست کرتا تھا فرمایا کرتے تھے کہ ابھی ٹھہرو۔ سوچ لو اور

۱۔ اصحاب احمد جلد چہارم۔ طبع سوم درک، صفحہ ۸۔ ۲۔ الفضل ۲۸ اگست ۱۹۴۱ء۔ ۳۔ بدر یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء یہ مکتوب حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نے دیکھا۔ ۴۔ روایت ۹۰۵ مندرجہ سیرت المہدی حصہ سوم بشمولہ تذکرہ۔ ۵۔ یہ اس قلمی کاپی اور الحکم وغیرہ سے ثابت ہے کہ منشی حبیب الرحمٰن صاحب کے والد صاحب کا نام منشی محمد ابوالقاسم تھا چونکہ حاجی صاحب نے آپ کو متبنّیٰ بنا لیا تھا۔ اس لئے منشی محمد صاحب ان کو والد لکھتے ہیں۔ انہی کی بیماری کا اس کاپی میں ذکر ہے۔ رجسٹر بیعت میں بھی منشی صاحب کو برادر زادہ حاجی ولی اللہ صاحب لکھا گیا ہے۔

غور کر لو۔

منشی ظفر احمد صاحب میرے کہنے پر حضور کے پیچھے ہی گئے۔ اور ڈیوڑھی میں حضور سے مل گئے۔ اور میری اور باقی دونوں کی بیعت کی درخواست کے بارہ میں عرض کیا۔ آپ نے کچھ دیر سوچ کر فرمایا میری بابت کہ یہ فہیم اور مستقل مزاج تو معلوم ہوتا ہے۔ اچھا میں بیعت قبول کر لوں گا۔ اُن دونوں کی بابت بھی منشی ظفر احمد صاحبؓ نے عرض کیا۔ فرمایا کہ ان کو کہہ دو کہ ابھی سوچ لیں۔ ابھی نہیں۔ منشی صاحب نے بہت دفعہ عرض کیا کہ وہ بھی بہت معتقد ہیں۔ اور دعویٰ کے متعلق پورے طور پر ان کا اطمینان ہو گیا ہے۔ لیکن آپ نے منظور نہیں فرمایا۔ پھر فرمایا کہ بعد نماز مغرب میں حبیب الرحمٰن کی بیعت لوں گا۔ قبل از نماز مغرب حضور تشریف لائے۔ نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا میری طرف مخاطب ہو کر کہ تم ٹھہرو۔ باقی سب باہر چلے جائیں۔ اس زمانہ میں حضور تنہا ہو کر ایک ایک کی بیعت لیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضور نے خاکسار کو داخلِ بیعت کیا۔ اور دعا کی۔ اور پھر فوراً اُٹھ کر زنانہ مکان کی طرف تشریف لے گئے۔ اس وقت باقی دونوں کو بیعت میں داخل نہیں فرمایا۔" (کاپی ص۲۱ تا بعد)

آپ اپنے دیگر دو ساتھیوں کے متعلق رقم فرماتے ہیں:—

"دوسرے دن پھر ہم نے ان دونوں کی بیعت کے لئے سفارش کی۔ پہلے تو صرف منشی ظفر احمد صاحب نے ہی عرض کیا تھا۔ اب اس سفارش میں خاکسار نے بھی شرکت کی۔ اور عرض کیا کہ روشن دین سمجھدار اور عربی پڑھا ہوا ہے اور دینی کتب کا مطالعہ کرتا رہتا ہے مسئلہ وفاتِ مسیح کو خوب سمجھے ہوئے ہے۔ اس پر حضور نے منظور فرمایا کہ بعد نماز مغرب بیعت قبول کرونگا۔ چنانچہ اس دن بعد نماز مغرب ہم سب باہر چلے آئے اور آپ کمرہ میں بیٹھے رہے پہلے محبوب کو طلب فرمایا اور داخلِ بیعت کیا۔ اس کے بعد روشن دین کو بلایا اور بیعت لی۔

اس وقت روشن دین پر حضور کی توجہ کا اس قدر اثر ہوا کہ (اس نے) چیخ چیخ کر رونا شروع کیا۔ حضور بیعت کے بعد فوراً ہی زنانہ مکان کی طرف تشریف لے گئے۔ روشن دین بے تحاشا حضور کے عقب میں دوڑا اور روتا جاتا تھا۔ ہم نے اسے روکا۔ کچھ دیر کے بعد اس کی حالت درست ہوئی۔ اس وقت میں نے سوچا اور غور کیا کہ روشن دین بہت نیک اور متقی ہے کہ اس پر توبہ کا بہت اثر ہوا۔ اس وقت میری عمر قریباً بیس سال کی تھی یا کچھ زیادہ۔ بہت مدت تک مجھے اپنی اس حالت کا فکر رہا کہ میں بہت گنہگار اور ناپاک معلوم ہوتا ہوں۔ اور سخت دل کہ میرے اوپر رقت طاری نہیں ہوئی تھی۔ لیکن ایک عرصہ کے بعد یہ مسئلہ میری سمجھ میں آیا۔

اس کے بعد ہم سب کپورتھلہ چلے آئے۔ حضرت صاحب قریباً تمام دن باہر بیٹھک میں تشریف رکھتے تھے اور ہر وقت وفاتِ مسیح کا ہی تذکرہ رہتا تھا اور حضور دلائل بیان فرماتے رہتے تھے۔" (قلمی کاپی ص۲۹ و ماقبل)

پھر آپ فراستِ مومنانہ کے تعلق میں تحریر کرتے ہیں کہ:—

"جس دن بفضلہٖ تعالیٰ شانہٗ میں داخلِ بیعت ہوا ...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاکسار کو داخلِ بیعت فرمانے کا تو اسی وقت ارادہ ظاہر فرما دیا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ مستقل مزاج معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ان دونوں کے متعلق فرمایا تھا کہ ابھی نہیں۔ کچھ اور سوچیں۔ لیکن ہم نے بار بار عرض کیا تو دوسرے دن ان سے بھی بیعت لے لی۔ میرا استقلال تو ظاہر ہے۔ اللہ کریم کا ہزار ہزار شکر ہے اور احسان ہے کہ اس نے ہر ایک زلزلہ کے وقت مجھے ہلاکت سے بچایا۔ اس زمانۂ دراز میں مجھے کبھی شک کا خیال بھی نہیں آیا۔ دوسرا محبوب ...... اس کا جلد ہی انتقال ہو گیا۔ روشن دین کی تا مرگ یہ حالت رہی کہ بات بات پر اس کو شک ہو جاتا تھا۔ یہ اللہ کریم کو معلوم ہے کہ اس کی موت کس حالت میں ہوئی۔ لیکن ظاہری حالات مشکوک ہی نظر آتے ہیں۔" (قلمی کاپی ص۱۳ و ص۵۰)

احبابِ کپورتھلہ کا عشق

احباب کپورتھلہ کا عشق اس امر سے ظاہر ہے کہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ رقم فرماتے ہیں:—

"(الف) یہ لوگ طبیعت میں جب بے کلی محسوس کرتے، دیوانہ وار بھاگے چلے آتے تھے۔ حضرت کو دیکھ لیا کچھ باتیں سُن لیں۔ زندگی کی نئی روح لے کر واپس چلے گئے۔"[1]

حضرت منشی ظفر احمد صاحب اور دیگر بزرگان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں:—

(ب) "ایسا ہی محبی مخدومی منشی حبیب الرحمٰن صاحب پیارے آقا کے فدائیوں میں سے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر پر ہمہ درد اور اضطراب ہو جاتے ہیں ان کے لئے بھی درخواست ہے۔"[2]

(ج) "میرے لئے یہ کہنا مشکل ہے کہ ان عشاق میں سے کس کا کیا مقام تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کو علم ہے۔ میں نے حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب حضرت منشی محمد خان صاحب۔ حضرت منشی روڑے خانصاحب اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب کو نہایت گہری نظروں سے دیکھا ...... میں نے ان میں سے جس کے حال پر غور کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ محبت اور عشق اور آپ کی اطاعت و فدائیت کے پہلو میں بے نظیر پایا۔ جماعت کے ہزارہا صلحاء اور اولیاء ایسے ہیں کہ ان کی خدمات اور تعبّد اور زہد و عبادت یا خدمات کے لحاظ سے ان کا مقام بہت بلند ہے۔ مگر ان احباب کپورتھلہ کا رنگ ہی اور تھا۔"[3]

(د) "حضرت اقدس جالندھر تشریف لائے۔ قیام لمبا ہو گیا۔ حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب اپنے گاؤں حاجی پورہ سے روز آتے اور چلے جاتے تھے۔"[4]

ایک دن منشی صاحب کے حاضر خدمت نہ ہو سکنے کا حضرت اقدس کو فکر ہوا۔ اور ایک اہم کام کے لئے سات صد روپیہ کی فراہمی مطلوب تھی۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کو حاجی پور بھجوا کر بلوایا۔ اور آنے پر مکان کی تیسری منزل میں علیحدگی میں اس معاملہ میں منشی حبیب الرحمٰن صاحب سے مشورہ فرمایا۔ جو رقم درکار تھی اس کا بھی ذکر ہوا۔ منشی صاحب جس قدر رقم لائے تھے پیش کی۔" (قلمی کاپی صفحہ ۶۲ تا ۶۷)

سلسلہ کے لٹریچر میں ذکر

آپ کی مالی اور قلمی خدمات و زیارتِ قادیان وغیرہ کے تعلق میں کثیر تعداد میں سلسلہ کے لٹریچر میں ذکر آیا ہے۔ بعض کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ جلسہ سالانہ ۱۹۰۱ء پر آنے والوں کے ذکر میں زیرِ عنوان "دارالامان کا ہفتہ" گیارہ احباب میں "حاجی پور پھگواڑہ سے آنے والے جناب حبیب الرحمٰن صاحب رئیس" کا نام مرقوم ہے۔[5]

۲۔ "امام الزمان کی ڈائری" کے زیرِ عنوان ۳ر اکتوبر ۱۹۰۲ء کے بارے رقم ہے۔ "حضرت اقدس ...... جمعہ کی نماز کے لئے ...... ایک بجے سے کچھ منٹ پہلے تشریف لے گئے۔ منشی حبیب الرحمٰن صاحب نمبردار حاجی پور بھی آپ کے ساتھ تھے۔"[6]

۳۔ حضرت اقدس نے منشی صاحب کو حضور کے ایک رسالہ (کتابچہ) دس عدد مفت تقسیم کرنے پر شکریہ ادا کیا اور دعا فرمائی ہے۔[7]

۴۔ انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں بھی آپ کا ذکر آتا ہے۔

(الف) منارۃ المسیح کی تعمیر کا چندہ آپ نے دیا۔ آپ کا نام (۸۲ نمبر پر) اس پر درج ہے۔

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام رقم فرماتے ہیں۔

"(فلاں فلاں) اور منشی اروڑا صاحب کپورتھلہ اور اُن کے رفیق ...... (اور فلاں جماعت) یہ تمام محبین اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں مصروف ہیں ...... ہماری امرتسر کی مخلص جماعت، ہماری کپورتھلہ کی مخلص جماعت ...... (اور دیگر) مخلص جماعتیں وہ نورِ اخلاص اور محبت اپنے اندر رکھتی ہیں کہ اگر ایک بافراست ایک مجمع میں ان کا منہ دیکھے تو یقیناً سمجھ لے گا کہ یہ خدا کا ایک معجزہ ہے جو

۱۔ الفضل ۲ر ستمبر ۱۹۴۱ء (صفحہ ۳ کالم ۱)۔ ۲۔ الحکم ۲۸ر مئی ۱۹۲۵ء (صفحہ ۱۲)۔ ۳۔ الفضل ۴ر ستمبر ۱۹۴۱ء (صفحہ ۵ کالم ۱)۔ ۴۔ الفضل ۲ر ستمبر ۱۹۴۱ء (صفحہ ۳)۔ ۵۔ الحکم ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۱ء (صفحہ ۱۶ کالم ۲)۔ ۶۔ الحکم ۱۰ر اکتوبر ۱۹۰۲ء (صفحہ ۱۵ کالم ۱ و ۲)۔ ۷۔ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر پنجم۔

الیسے اخلاص ان کے دل میں بھر دیئے ہیں ان کے چہروں پر ان کی محبت کے نور چمک رہتے ہیں۔ وہ ایک پہلی جماعت ہے جس کو خدا صدق کا نمونہ دکھلانے کے لئے تیار کر رہا ہے ۔"[۲]

(ج) معاونین سلسلہ کے نام حضرت اقدس نے رقم فرمائے :-

"جنہوں نے حتی الوسع میرے دینی کاموں میں مدد دی یا جن پر مدد کی اُمید ہے۔ یا جن کو اسباب میسر آنے پر تیار دیکھتا ہوں "

ان میں منشی حبیب الرحمٰن صاحب کا نام نامی بھی ہے۔

حضور ان چیدہ احباب کے متعلق فرماتے ہیں :-

"یہ سب علیٰ حسب مراتب اس عاجز کے مخلص دوست ہیں "

پھر حضور ان چیدہ احباب کے لئے جن کو حضور نے "مخلص دوست" قرار دیا ہے۔ لمبی دُعا کے آخر پر تحریر فرمایا ہے :-

"اے اللہ! ان میں اور ان کے نفوس میں دُوری ڈال اور ایسا کر کہ وہ تجھ میں ہو کر بولیں اور تجھ میں ہو کر سنیں اور تجھ میں ہو کر دیکھیں اور تجھ میں ہو کر ہر ایک حرکت (و) سکون کریں۔

...... اے بارخدا! یہ جماعت تیری جماعت ہے۔ اس کو برکت، بخش اور سچائی کی رُوح ان میں ڈال کہ سب قدرت تیری ہی ہے۔ آمین "[۳]

یہاں احباب کے پیش کردہ چندہ کے وعدہ میں منشی صاحب کا بھی وعدہ درج ہے۔

(د)۔ حاجی محمد ولی اللہ صاحب نے اپنی تعمیر کردہ مسجد کا متولی منشی حبیب الرحمٰن صاحب کو بنا دیا تھا۔ احمدی احباب چند افراد تھے۔ اعلیٰ حکام کے اشارہ پر مخالفین نے مسجد پر قبضہ کر لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشورہ سے منشی صاحب نے مخالفین پر دعویٰ کر دیا۔ ایک دفعہ حضرت منشی فیاض علی صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت میں دُعا کے لئے عرض کیا تو فرمایا کہ کوئی ضرورت دُعا کی نہیں۔ اگر یہ سلسلہ خدا کا ہے تو مسجد تمہارے پاس واپس آجائے گی۔

منشی فیاض علی صاحب نے حضور کی اس بات کا اعلان کر دیا۔ اور مخالفین کو بھی اس کا علم ہو گیا۔ مقدمہ سات سال جاری رہا اور بالآخر معجزانہ رنگ میں اس کا فیصلہ جماعت احمدیہ کے حق میں ہوا۔[۴]

(ھ)۔ حضرت اقدس نے مکتوبات میں منشی حبیب الرحمٰن صاحب کو "محبی عزیزی" "محبی اخویم" و "مشفقی محبی اخویم" کے تکریمی الفاظ سے مخاطب فرمایا ہے۔ زہے قسمت![۵]

(و)۔ اوّلین جلسہ سالانہ منعقدہ ۱۸۹۱ء جس میں صرف پچھتر[۶] احباب نے شرکت کی تھی اس میں اور پھر ۱۸۹۲ء کے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کے مواقع آپ کو حاصل ہوئے۔ تین سو تیرہ صحابہ کی دونوں فہرستوں میں آپ کا نام نامی درج ہے۔[۷]

آپ کی وفات

حضرت منشی صاحب نے یکم دسمبر ۱۹۴۳ء کو وفات پائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اعلان کر دیا کہ مرحوم پرانے مخلصین و سابقون میں سے تھے۔ بیرونی جماعتیں جنازہ پڑھیں تو سابقون کے اعزاز کے لحاظ سے مناسب اور موجب رضائے الٰہی ہوگا۔ (الفضل ۱۸ دسمبر ۱۹۴۳ء)

حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنے قلمی مکتوب (مندرجہ بدر یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء) میں حضرت میاں محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ کپورتھلوی کو رقم فرمایا:-

"میں آپ کو اور اپنی اس تمام مخلص جماعت کو ایک وفادار اور صادق گروہ یقین رکھتا ہوں۔ اور مجھے آپ سے اور منشی اروڑا صاحب اور دوسرے کپورتھلہ کے دوستوں سے دلی محبت ہے ...... میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس دُنیا اور آخرت میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے ساتھ ہوں گے "

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

---

[۱] ضمیمہ انجام آتھم۔ [۲] ازالہ اوہام (حصہ دوم)۔ [۳] الحکم ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء (صفحہ ۳ کالم ۲) و اصحاب احمد جلد چہارم۔ [۴] مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر پنجم۔ [۵] آئینہ کمالات اسلام و انجام آتھم (ضمیمہ)۔

جماعت احمدیہ کے مخلص خادم اور بزرگ مربی سلسلہ

محترم مولانا چراغ الدین صاحب کا انتقال

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ!

سلسلہ احمدیہ کے پرانے بزرگ اور جماعت احمدیہ کے جید عالم محترم مولانا چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ پشاور مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۸۳ء کو راولپنڈی میں دن کے ۱½ بجے انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ! اُن کی عمر ۷۷ سال تھی۔

اگلے روز ۱۹ جولائی کو صبح نو بجے آپ کا جسدِ خاکی ربوہ لایا گیا۔ جہاں پر ظہر کی نماز کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دُعا کروائی۔

حالاتِ زندگی

مرحوم نے ۱۹۳۳ء میں جامعہ کی تعلیم مکمل کی۔ آپ ان پہلے چار مبلغین میں سے تھے۔ جنہوں نے ۱۹۳۳ء میں جامعہ کی تعلیم سے فراغت پائی۔ مرحوم نے پچاس سال کا عرصہ سلسلہ کی خدمت میں گزارا۔ اس عرصہ میں آپ راولپنڈی۔ ایبٹ آباد اور پشاور میں ایک مبلغ کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ کی خواہش تھی کہ آپ مرتے دم تک سلسلہ کی خدمت بجا لاتے رہیں جو پوری ہوئی۔

مرحوم نے تین بیٹے۔ بشیر الدین احمد۔ منیر الدین احمد۔ نعیر الدین احمد اور پانچ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے سب بچے شادی شدہ ہیں۔ صرف ایک بچی کا رخصتانہ (جس کا نکاح ہو چکا ہے) باقی ہے۔ تمام احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم و مغفور کے لئے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور آپ کے بچوں کو اس بھاری صدمہ کے برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین ❖

تدفین بقیہ صفحہ ۲

ہزاروں ہزار احمدی احباب بارش میں بھیگتے ہوئے بہشتی مقبرہ پہنچے۔ سرگودھا فیصل آباد روڈ پر احباب کے اژدہام کی وجہ سے کافی دیر ٹریفک بند رہی۔ بہشتی مقبرہ میں قطعہ بزرگان کے گرد خدام نے ایک بہت بڑا دائرہ بنا رکھا تھا۔ جس کے اندر منتخب احباب کو ہی جانے کی اجازت تھی تاکہ قبر کے گرد زیادہ رش نہ ہو سکے۔ جملہ احباب نہایت صبر و سکون سے کھڑے رہے۔

مولانا موصوف کا جسدِ خاکی چھ بجنے میں پانچ منٹ پر لحد میں اُتارا گیا۔ اس کے بعد قبر میں ریت اور پھر مٹی ڈالی گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجکر بیس منٹ کے لگ بھگ تشریف لائے۔ ساڑھے چھ بجے قبر تیار ہو جانے پر حضور نے دُعا کروائی۔ اور اسکے بعد بہشتی مقبرہ میں بعض قبور پر دُعا کرنے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

حضور کی روانگی کے بعد احباب کو مولانا مرحوم کی قبر تک آکر دعا کرنے کی اجازت دی گئی۔

حضرت مولانا عبد المالک خان صاحب کی وفات کی اطلاع فوری طور پر ملک کے کونے کونے میں احباب جماعت کو پہنچا دی گئی۔ چنانچہ جمعہ کے روز ہی سے دور و نزدیک سے احباب کرام آنے شروع ہو گئے۔ اور ہفتہ کے روز تک دار الضیافت اور دیگر جگہوں پر احباب کی بہت بڑی تعداد جمع ہو چکی تھی۔ ایک اطلاع کے مطابق جن شہروں سے احباب کے باقاعدہ وفود مرکز سلسلہ آئے وہ یہ ہیں۔ اسلام آباد۔ راولپنڈی۔ واہ کینٹ۔ گجرات۔ سیالکوٹ، گوجرانوالہ، لاہور، شیخوپورہ۔ اوکاڑہ قصور۔ سرگودھا۔ جھنگ، ملتان، کراچی۔ ساہیوال، فیصل آباد، جہلم، خوشاب اور ڈیرہ غازیخان۔ اس کے علاوہ متعدد دیہاتی جماعتوں سے احباب کرام اپنے طور پر تشریف لائے۔

مولانا کی مطبوعات

مولانا عبد المالک خان صاحب کی بعض تقاریر اور ایک کتاب بھی شائع ہوئی۔ ان میں مندرجہ ذیل کتب شامل ہیں۔

۱۔ حیاتِ فیضی۔ (حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھی مولانا حافظ محمد فیضی از یق صاحب سیالکوٹی کی حیاتِ طیبہ)

۲۔ مقام حدیث (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء)

۳۔ احمدیت اسلام کی نشاۃِ ثانیہ (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء) ۴۔ رحمۃ للعٰلمین کا دشمنوں سے سلوک (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء)۔

اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی روح پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارش نازل کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں جگہ عطا کرے۔ آمین ❖

درخواستِ دُعا

لندن سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ مکرم چوہدری محمد نصر اللہ خان صاحب ابن مکرم چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم امیر کراچی برادر اکبر مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر لاہور کے دل کا اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا کی التجا ہے۔

خاکسار۔ عبد المالک۔ نمائندہ نوازر / تشحیذ الاذہان لاہور۔

نذرانہ کیا ہے ؟ یہ کیوں دیا جاتا ہے ؟

ایک مقدس اور بابرکت رسم کے بارے میں وضاحت

از مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مربی سلسلہ ربوہ

نوٹ :- ایک دوست مکرم مرزا رضوان احمد صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر نے ان کو جو جواب دیا ہے۔ وہ قارئین بدر کے افادہ کے لئے روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۷ر ۷ ۸۳ء سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

مکرم و محترم مرزا رضوان احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک خط میں جس پر تاریخ درج نہیں استفسار کیا ہے کہ "نذرانہ کیا ہوتا ہے یہ کیوں دیتے ہیں اور اس کا فنکشن کیا ہوتا ہے؟"

سو یاد رہے کہ اردو زبان میں نذرانہ، تحفہ اور ہدیہ تقریباً ملتے جلتے معنی رکھتے ہیں۔ فرق اس میں یہ ہے کہ جب کوئی چیز تحفۃً کسی دوست و رشتہ دار کو اظہارِ اخوت و محبت کی غرض سے دی جاتی ہے تو ہدیہ کہلاتی ہے اور بچوں کو اظہار شفقت و پیار کے لئے دی جائے تو تحفہ یا انعام کہلاتی ہے اور وہی چیز اگر کسی بزرگ شخصیت سے محبت و عقیدت کے اظہار کے لئے دی جاتی ہے تو نذرانہ کہلاتی ہے۔

ہدیہ اور تحفہ کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

تَهَادُوْا تَحَابُّوْا

یعنی آپس میں ایک دوسرے کو تحفہ و ہدیہ دیا کرو۔ تم میں محبت و پیار پیدا ہوگا۔ اسلامی اخوت کا رشتہ مضبوط ہوگا۔

گویا اس تعلیم پر عمل کرنے سے ہم مومنین بھائی بھائی بن جاتے ہیں۔

نذرانہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

(سورۃ مجادلہ ۱۳-۱۴)

یعنی اے ایمان دارو! جب تم رسول سے الگ مشورہ کرنا چاہو تو اپنے مشورہ سے پہلے کچھ صدقہ دیا کرو یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا اور دل کو پاک کرنے کا موجب ہوگا۔ (مگر یہ حکم انہی کے لئے ہے جن کو توفیق ہو) اگر تم (کوئی چیز بھی صدقہ کے لئے) نہ پاؤ تو (ڈرو نہیں) اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ کیا تم مشورہ کرنے سے پہلے صدقہ دینے سے ڈر گئے سو چونکہ تم نے ایسا نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے تم پر فضل فرما دیا ہے پس تم نمازیں قائم کرو اور زکوٰتیں دو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔

اس کی تفسیر میں حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح الاوّل اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی دونوں نے جو تفسیر بیان فرمائی ہے اس کا خلاصہ اپنے لفظوں میں مندرجہ ذیل ہے۔

دوسری آیت اور پہلی آیت میں اختلاف نہیں نہ ہی پہلی آیت منسوخ ہے۔ جیسا کہ بعض مفسرین نے لکھا ہے۔ اس جگہ لفظ صدقہ رکھا ہے اور نبی کریمؐ اور آپ کے اقرباء پر صدقہ حرام تھا پس صاف ظاہر ہے کہ یہ حکم کسی طمع کی بناء پر نہ تھا اور صدقہ کا لفظ وسیع ہے۔ اچھی بات پر صدقہ کا اطلاق ہوا ہے۔ رستہ سے ایذاء کا ہٹانا۔ رستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔ پھر اگر حقیقی معنی مال دینے کے بھی لئے جائیں تو بھی کوئی اعتراض نہیں کیونکہ

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

فرمایا۔ جن کے پاس ہو پھر بھی وہ نہ دیں اور یہ نہ دینا اس حالت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر رجوع برحمت کیا ہے تو نمازیں قائم کریں اور فرض صدقہ یعنی زکوٰۃ اور جماعتی چندہ جات بھی ادا کریں۔

گویا اس آیت میں صدقہ سے مراد اور معنوں کے علاوہ وہ تحفہ بھی ہے جسے اردو میں نذرانہ کہتے ہیں نذرانہ سے وہ صدقہ مراد نہیں جو غرباء و مساکین کو دیا جاتا ہے یا زکوٰۃ وغیرہ کی طرح فرض ہے۔

دراصل نذرانہ کے حکم میں جو طوعی اور اختیاری ہے یہ حکمت تھی کہ اس کے ذریعہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت و فدائیت اور عقیدت و احترام کا تعلق بڑھتا جائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص دعا اور توجہ سے صحابہ کرامؓ روحانیت میں ترقیات حاصل کریں اور دین و دنیا کی برکات سے وافر حصہ پاویں۔ سو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس قسم کا نذرانہ پیش کیا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازراہِ شفقت قبول فرماتے تھے اور جہاں چاہتے تھے خرچ فرماتے تھے قرآن کریم نے نذرانہ کے لئے لفظ صدقہ استعمال فرمایا ہے۔ اور اس کے معنیٰ اسی چیز کے ہیں جو صدقِ دل اور اخلاص اور محبت و عقیدت سے پیش کی جائے یہ بڑی پُر حکمت تعلیم ہے۔

نذرانہ کہاں خرچ کیا جائے؟ خداوند کریم نے اس معاملہ کو کلیۃً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صوابدید پر چھوڑ دیا ہے۔ جہاں مناسب سمجھیں خرچ کریں البتہ ایک بات واضح ہے کہ رسولِ کریمؐ غنی تھے اسی طرح آپ کے خلفاءِ راشدین کا بھی یہی مقام ہے۔ وہ محتاج نہ تھے لہذا نذرانہ کی رقوم بہر حال نیکی کی راہوں میں ہی خرچ ہوتی تھیں اور اس طریق سے صحابہ کرامؓ کو یعنی نذرانہ دینے والوں کو دُہرا فائدہ پہنچتا تھا۔ اوّل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان محبت و عقیدت بڑھتی گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کی برکات سے صحابہ کرامؓ کی دین و دنیا سدھرتی چلی گئی۔

دوسرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سہولت میسر آتی کہ اپنی پسند سے جہاں چاہیں خرچ کریں۔

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى

سے بھی پتہ چلتا ہے کہ سیادت اور قیادت کی ذمہ داریاں عام انفرادی ذمہ داریوں سے بہت بڑھ جاتی ہیں لہذا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کے پورا کرنے کے سامان بھی بہم فرما دیتا ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی قرآن کریم کے اس حکم پر عمل شروع ہوا۔ آپ کے جانثار ساتھی بھی آپ کی خدمت میں نذرانہ پیش کرتے تھے اور انہوں نے اس کی برکات و تاثیرات کو اسی طرح مشاہدہ کیا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے مشاہدہ کیا تھا۔ الحمد للہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کے خلفاء کے زمانہ میں بھی اس قرآنی حکم پر جو طوعی ہے عمل جاری ہے اور خلفاء بھی نذرانہ قبول کرتے ہیں قرآن کریم کے اسی حکم کے تحت اور اسی طرح عمل کرتے ہیں جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اس ضمن میں یہ ضرور پیشِ نظر رہنا چاہیئے کہ صدقہ کا مفہوم وسیع ہے جیسا کہ اس آیت کی تفسیر میں ذکر ہو چکا ہے اسی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو ارشاد فرمایا تھا کہ جب وہ آپ کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھیں تو ساتھ ہی یہ بھی بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ داعی الی اللہ بن چکے ہیں اور انہوں نے دعوت الی اللہ کا کام شروع کر دیا ہے تو ان کے اس خط کے ساتھ میرے لئے یہ بہترین نذرانہ ہوگا۔ نیز حضور نے فرمایا کہ

"پس جہاں تک میرے دل کا تعلق ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سے زیادہ پیارا اور اس سے زیادہ عزیز نذرانہ میرے لئے اور کوئی نہیں ہوگا کہ احمدی خواہ وہ مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا بوڑھا مجھے دعا کے ساتھ یہ لکھے کہ میں خدا کے فضل کے ساتھ ان لوگوں میں داخل ہو گیا ہوں جو اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ جن کا عملِ صالح ہے اور جو خدا کے فرمان کے مطابق یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ جب یہ بات ساتھ لکھی ہو ئی ہوگی اور اس کے ساتھ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعد میں بیعتیں بھی آنی شروع ہونگی تو پھر آپ دیکھیں گے کہ کس طرح میرے دل سے دعائیں پھوٹ پھوٹ کر نکلیں گی ...... اللہ تعالیٰ آپ کو ایسے نذرانے دینے والا بنادے اور مجھے ایسے نذرانے قبول کر کے ان کا حق ادا کرنے والا بنادے۔ آمین"

(روزنامہ الفضل ۲۶ر اپریل ۱۹۸۳ء)

امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ نذرانہ کیا ہوتا ہے اور اس کا فنکشن کتنا مقدس اور بابرکت ہے۔ ❀

نہایت مخلص احمدی معالج محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کی شہادت کے دردناک پس منظر میں

ڈیٹرائیٹ میں جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا شہادہ کامیاب سالانہ کنونشن

⦿ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ولولہ انگیز پیغام ⦿ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات کے ذریعہ ملک بھر میں اسلام اور احمدیت کا غیر معمولی چرچا ⦿ خواتین سے حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا کا ایمان افروز خطاب۔

امریکہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتہائے احمدیہ امریکہ کا سالانہ کنونشن ۱۲،۱۱ اور ۱۳ اگست ۱۹۸۳ء کو مشی گن سٹیٹ کے مشہور شہر ڈیٹرائٹ (DETROIT) میں عبادات، دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول اور سوز و گداز، تضرع و ابتہال سے معمور فضا میں نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی سے منعقد ہوا۔ یہ تاریخی کنونشن امریکہ اور کینیڈا کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے احباب کے ایمانوں کو نئی جلاء اور روحوں کو نئی بالیدگی عطا کرنے، نیز خدمت اسلام کے عزائم کو نئی پختگی، نئے جذبہ و جوش اور نئے حوصلوں اور ولولوں سے مالامال کرنے اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت و حمایت کو آشکار کرنے اور چمکتے ہوئے تائیدی نشانوں کو منصۂ شہود پر لانے کا موجب بنا اس طرح امریکہ کی سرزمین میں شمع احمدیت کے پروانوں کے اس عزم بالجزم کا ایک اور عملی ثبوت منظر عام پر آئے بغیر نہ رہا کہ سے

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز نہ تیرے در سے جائیں گے ہم
تری محبت کے جرم میں ہاں جو ہم کبھی دار پہ کھینچے
تو اس کو سمجھیں گے عین راحت نہ دل میں کچھ خیال لائیں گے ہم

جماعت احمدیہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے لئے اس سال کنونشن کو یہ تاریخی اہمیت حاصل ہے کہ یہ ڈیٹرائٹ کے مرکزی احمدیہ مشن کے خلاف دہشت پسندوں کی دہشت انگیز کارروائیوں اور قتل و غارت کے پس منظر میں منعقد ہوا اور رہا بھی نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ۔ کنونشن سے چند روز قبل ہی بعض دہشت پسندوں کی طرف سے ڈیٹرائٹ میں مقیم پاکستانی احمدی دوست محترم جناب ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کو جو جماعت احمدیہ امریکہ کے نیشنل جنرل سیکرٹری بھی تھے بے دردی سے شہید کر دیئے گئے اور ڈیٹرائٹ میں احمدیہ مشن اور مسجد کو بموں سے اڑانا یا گیا تھا اور اسی موقعہ پر یہ غیر معمولی خدائی نشان ظاہر ہوا کہ احمدیہ مشن اور مسجد کو اڑانے والے دہشت گرد خود اپنی ہی جلائی ہوئی آگ میں بھسم ہو کے رہ گئے۔

اس درد ناک پس منظر میں منعقد ہونے والے اس تاریخی کنونشن میں اخبارات، ریڈیو، ٹیلیویژن نیوز ایجنسیوں اور ابلاغ عامہ سے تعلق رکھنے والے دیگر اداروں نے غیر معمولی دلچسپی لی۔ ان کے نمائندے کنونشن کی کارروائی اور تاثرات قلمبند کرنے کی غرض سے بڑی کثرت سے آئے اور انہوں نے نہ صرف کارروائی کی بڑی تفصیلی خبریں دیں بلکہ اسلام اور جماعت احمدیہ کے متعلق سربراہ وہ سمعوں احمدیوں کے انٹرویو بھی وسیع پیمانہ پر نشر اور ٹیلی ویژن سے ٹیلی کاسٹ کئے۔ اس کے نتیجہ میں اس کنونشن کی وساطت سے امریکہ میں اسلام اور جماعت احمدیہ کا خوب چرچا ہوا۔ اخبارات میں اس امر کا بطور خاص ذکر کیا گیا کہ جماعت احمدیہ جو اسلام دنیا میں پیش کرتی ہے وہ تشدد آمیز سرگرمیوں اور مار دھاڑ سے یکسر مبرا ہے اور اس کا پیغام تمام تر محبت و اخوت، انسانی ہمدردی اور باہم صلح و آشتی پر مبنی ہے۔ یہ صرف پُر امن ذرائع سے دین کی تبلیغ و اشاعت پر یقین رکھتی ہے۔ اور اس پر سختی سے عمل پیرا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے تصرف خاص کے ماتحت پبلسٹی کے ایسے غیر معمولی سامان کئے کہ اپنی طرف سے لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بھی اتنے وسیع پیمانہ پر اشاعت و تشہیر کا انتظام نہ ہو سکتا۔

کنونشن پہلے وہاں کی یونیورسٹی کی عمارت میں منعقد کرنے کا انتظام کیا گیا تھا لیکن یونیورسٹی نے بہت تنگ وقت میں یونیورسٹی کی عمارت اور ہوسٹل وغیرہ کرایہ پر دینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت فوری طور پر متبادل جگہ کا انتظام کیا گیا۔ نئے انتظام کے تحت کنونشن کا انعقاد یونیورسٹی ہال کی بجائے ایک باغ کے اندر کھلی فضا میں عمل میں آیا۔ اس کا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔ احباب جماعت امریکہ کے کونے کونے سے ہی نہیں بلکہ کینیڈا کے دور دراز علاقوں تک سے کمال جذبہ و جوش کے ساتھ دیوانہ وار کھنچے چلے آئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے خوف و نڈر اور خدا اور اس کے دین کی راہ میں جان مال قربان کرنے کے عزم سے مالامال ایک ہزار نمائندہ احباب نے کھلی فضا میں منعقد ہونے والے اس تاریخی کنونشن میں شریک ہونے کی غیر معمولی سعادت حاصل کی۔

کنونشن کا افتتاح حسب پروگرام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخشندہ گوہر محترم جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اطال اللہ بقاءہ نے مختصر خطاب اور دعا کے ساتھ فرمایا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد کنونشن کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جو حضور نے ازراہِ شفقت کنونشن کے انعقاد سے کچھ عرصہ قبل محترم مشنری انچارج صاحب امریکہ اور جماعت احمدیہ امریکہ نیشنل پریذیڈنٹ کی درخواست پر بھجوایا تھا۔ بعد ازاں حضور کا ایک اور خصوصی اور فوری پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ یہ روحوں کو گرما دینے والا ولولہ انگیز تاریخی پیغام حضور نے سرزمین امریکہ میں اسلام اور احمدیت کے پودے کو اپنے خون سے سینچنے والے پہلے شہید محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کی شہادت کی خبر اچانک موصول ہوتے ہی فوری طور پر ارسال کئے جانے کا انتظام فرمایا تھا۔ ان دونوں پیغامات کو سن کر کنونشن میں شریک جماعتہائے احمدیہ امریکہ کے نمائندہ احباب پر ایسا سوز و گداز کا عالم طاری ہوا کہ ان کی روحیں پگھل کر آستانہ الوہیت پر پانی کی طرح بہہ نکلیں۔ انہوں نے امریکہ میں حقیقی اسلام کے جلد غالب آنے کے لئے ایسے درد و الحاح سے دعائیں کیں جو قبولیت کی علامت ہوتا ہے۔ پورے کنونشن میں احباب پر سوز و گداز اور رنجیدگی کا یہ عالم آخر تک طاری رہا۔ اور وہ خدمت و فدائیت کے نئے حوصلوں اور ولولوں سے مالامال ہوئے بغیر نہ رہے۔

کنونشن میں محترم مبشر احمد صاحب آف واشنگٹن نے جماعت احمدیہ امریکہ کی تبلیغی اور مالی مساعی سے متعلق سالانہ رپورٹ پیش کی۔ برادرم ... صاحب اور برادرم مظفر احمد صاحب نیشنل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ امریکہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریکات، ان کی اہمیت اور انقلاب انگیز اثرات پر بڑی ولولہ انگیز تقاریر کیں۔ کینیڈا کے مبلغ انچارج مکرم منیر الدین شمس صاحب اور محترم ... صاحب نے بھی کنونشن سے خطاب فرمایا۔ آخر میں محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مبلغ انچارج امریکہ نے اختتامی تقریر کی اور بہت پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح یہ تاریخی کنونشن احباب کے ایمانوں کو نئی پختگی، قلوب و اذہان کو نئی جلاء اور انہیں خدمت اسلام کے نئے حوصلوں اور ولولوں سے مالامال کرنے کے بعد بہت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ امریکہ کا بھی کنونشن منعقد ہوا جس میں احمدی مستورات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ لجنہ کا یہ کنونشن اس لحاظ سے ایک تاریخی کنونشن تھا کہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مد ظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ربوہ سے پہلی بار امریکہ تشریف لے جا کر اس کنونشن کو اپنی شرکت سے برکت بخشی۔ آپ نے احمدی مستورات کو ایک ٹھوس اور پُر مغز خطاب سے نوازا۔ امریکہ کی احمدی مستورات کے لئے یہ امر از حد خوشی اور فخر کا موجب تھا کہ انہیں سرزمین امریکہ میں پہلی بار آپ کو خوش آمدید کہنے اور آپ کے بیش قیمت ارشادات سے مستفیض ہونے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی۔

احمدی کوالیفائڈ ڈاکٹر کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک مخلص احمدی کی جو ... (آندھرا) میں احمدیہ ہسپتال کے قیام کے لئے زمین اور ابتدائی اخراجات بلڈنگ کی پیشکش کو منظور فرمایا ہے۔ اور عنقریب اس احمدیہ ہسپتال کی تعمیر کا کام شروع کیا جا رہا ہے۔ اس ہسپتال کے واسطے ایک احمدی کوالیفائڈ کم از کم M.B.B.S ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ لہٰذا خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے ڈاکٹر صاحبان معہ اپنے کوائف کے درخواستیں نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ نیز کم از کم کتنے مشاہرہ پر کام کریں گے اس کی بھی وضاحت درخواست میں کر دیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

نمایاں کامیابی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور بزرگان و احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل عزیز جلال الدین ابن مکرم کلیم الدین صاحب آف ... نے میٹرک کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن کے ساتھ کامیابی عطا فرمائی ہے۔ الحمدللہ عزیز کی اس کامیابی کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار سید فضل عمر ... رسول پور ...

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

جماعت احمدیہ کینیڈا کا چھٹا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کینیڈا کا چھٹا دو روزہ جلسہ سالانہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۳ء کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگیا۔ اجلاس کا اختتام اسلام کی ترقی کی عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ہوا۔ اختتامی دعا امیر و مبلغ انچارج مکرم مولانا منیر الدین شمس صاحب نے کرائی۔ جلسہ سالانہ کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے کیا۔ قریباً سات صد نمائندگان نے جو کینیڈا کے کونے کونے، امریکہ اور برطانیہ سے تشریف لائے تھے۔ جلسہ کا سارا پروگرام دعاؤں اور ذکر الہٰی کے خاص ماحول میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں بعض علمائے کرام نے تقاریر کیں ان میں محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب امیر و مشنری انچارج امریکہ، پروفیسر نصیر احمد خان صاحب اور پروفیسر خلیل احمد صاحب ناصر بھی شامل تھے۔

کینیڈا کے امیر و مشنری انچارج نے اپنی اختتامی تقریر میں احباب پر زور دیا کہ اسلام کی ترقی اور اشاعت کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہیں۔ انہوں نے اپنی بات کی وضاحت کے لئے صحابہ کرامؓ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کی مثالیں بیان کیں۔

اس جلسہ سالانہ کی خبر مقامی پریس اور دیگر ذرائع ابلاغ سے نشر کی گئی۔ اس جلسہ کے موقع پر یکم اگست کو مجلس شوریٰ کا بھی انعقاد ہوا جس میں چالیس سے زیادہ نمائندگان شوریٰ نے شرکت کی۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ جماعت کینیڈا کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مزید ترقیات سے نوازے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام ارشادات پر عمل کرنے کی بھرپور توفیق و سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ ہاری پاری گام کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ بادیر حال ہاری پاری گام کشمیر رقمطراز ہیں کہ: مورخہ ۱۲ اگست ۸۳ء بعد نماز عشاء ہاری پاری گام میں خاکسار کی زیر صدارت تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم محمد مقبول صاحب راتھر نے کی اور نظم مکرم محمد یوسف صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب، مکرم یوسف خالد صاحب آف سیرایین زآپ آسنور سے جماعت ہاری پاری گام کی دعوت پر یہاں تشریف لائے تھے) اور خاکسار نے مختلف تبلیغی و تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔

مورخہ ۱۳ اگست ۸۳ء کو مکرم یوسف خالد صاحب آف سیرایین مکرم ولی محمد صاحب نائب صدر جماعت مکرم شیخ محمود احمد صاحب۔ اور خاکسار پر مشتمل ایک تبلیغی وفد ترال گیا۔ جہاں طلباء، وکلاء اور دیگر معززین کو لٹریچر دیا گیا۔ عدالت کے سامنے ایک دکان پر کثیر افراد موجود تھے۔ ایک گھنٹہ تک تبلیغ کرنے اور مختلف سوالات کے جوابات دینے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ

دوسرے روز ۱۴ اگست ۸۳ء کو خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب، مکرم محمد یوسف صاحب مکرم محمد مقبول صاحب، مکرم غلام نبی صاحب اور مکرم شیخ محمود صاحب تبلیغ و تقسیم لٹریچر کی غرض سے چندر گام، بیگ گنڈ اور ملحقہ دیہات میں گئے۔ خدا کے فضل سے اس دورے میں بہت سے افراد تک پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔ ایک غیر احمدی دوست احمد شاہ ساکن پیرناڑ کو جب تبلیغ کی گئی تو آپ نے رخصت ہونے سے قبل باصرار مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب رکن تبلیغی وفد کو دس روپے کرایہ کے لئے دیئے۔

اسی دوران مرہمہ ڈڈو نامی گاؤں میں گوجروں میں تبلیغ کے لئے خاکسار اور صدر صاحب جماعت گئے۔ ایک گھر میں بیٹھ کر احمدیت کے مقاصد اور غرض و غایت بیان کی گئی۔ پھر ایک گوجر کے سوالات کے خاکسار نے جوابات دیئے۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹے تک بات چیت پرسکون ماحول میں ہوتی رہی۔

مورخہ ۱۴/۸/۸۳ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ ہاری پاری گام کی غیر احمدیوں کی جامع مسجد میں نماز مغرب اور عشاء پڑھانے اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک احمدیت کی تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب نے تقریر کی۔ جو نو بجے تک جاری رہی۔ بعدہٗ آپ نے غیر احمدی دوستوں کو سوالات کرنے کا موقعہ دیا لیکن کسی غیر احمدی نے سوال کرنے کی جرأت نہیں کی۔ لگ بھگ ایک سو افراد مجلس ہذا میں موجود تھے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو بار آور کرے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ بھدرک (اڑیسہ) میں تبلیغی جلسہ

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ بھدرک اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

مورخہ ۲۸/۸/۸۳ء کو بھدرک کے محلہ شکر پور کی ایک پرانی مسجد میں جو غیر احمدی احباب کے گھروں سے گھری ہوئی ہے خاکسار کی زیر صدارت ایک تبلیغی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت عزیزم کلیم الدین متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے کی۔ اور نظم عزیزم گوہر احمد متعلم تعلیم الاسلام سکول قادیان نے پڑھی بعدہ (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ احیائے دین (۲) اسلام اور تلوار (۳) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۴) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور (۵) ظہور امام مہدی علیہ السلام کے موضوعات پر علی الترتیب عزیزم کلیم الدین صاحب، عزیزم مظفر احمد خان صاحب عزیزم مطلوب احمد صاحب، عزیزم ہارون رشید صاحب، عزیزم شریف احمد صاحب ادیب، عزیزم عبد الشکور صاحب نے تقاریر کیں۔ اس دوران عزیزم شریف احمد صاحب اور عزیزم عبد الرشید صاحب نے نظمیں پڑھیں۔

آخر میں خاکسار نے وفات مسیح اور سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر روشنی ڈالی۔ جلسہ کے اختتام پر مکرم محمود علی صاحب بی۔ ٹی سی نے احباب کی چائے سے تواضع کی۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

مجلس انصار اللہ بھدرک کا ماہانہ اجلاس

مکرم حبیب الرب صاحب، زعیم مجلس انصار اللہ بھدرک رقمطراز ہیں:۔ کہ مورخہ ۴/۸/۸۳ء کو بعد نماز مغرب مکرم گل محمد شاہ صاحب کے مکان پر مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب ایف۔ سی۔ آئی کی صدارت زیر مجلس انصار اللہ مقامی کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی اور عہد نامہ دہرانے کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جلسہ میں مکرم غلام ہادی صاحب، عزیزم مظفر احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان، مکرم مولوی ہارون رشید صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرک، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ، مکرم حاتم خان صاحب اور مکرم مبارک احمد صاحب نے مختلف تبلیغی و تربیتی عنوانات پر تقاریر کیں۔ بعدہٗ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم مولوی ہارون رشید صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرک نے بڑے احسن رنگ میں جماعت کے دوستوں کے سوالوں کے جواب دیئے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ صدارتی تقریر اور دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ جلسہ میں جماعت کی بیشتر مستورات، خدام، اطفال اور انصار نے شرکت کی۔

درخواست ہائے دعا ۔ مکرم مولوی فیض احمد صاحب رکن مدرسہ احمدیہ قادیان رقمطراز ہیں کہ مکرم سید احمد صاحب ابن مکرم سید دار صاحب مرحوم آف ملک مرحوم آف سری نگر کشمیر عرصہ ڈیڑھ سال سے بعارضہ فالج بیمار رہیں۔ موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے۔ ○ ۔ مکرم شکیل احمد خان صاحب موسیدہ بنی ماتینر (بہار) مالی پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

خدا کی راہ میں خرچ کرکے انسان خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن سکتا ہے

خدا کی خاطر ہم جو بھی مال پیش کریں وہ خالصۃً تقویٰ پر مبنی ہونا چاہیئے۔

(نظارت بیت المال آمد قادیان)

انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

مئی ۱۹۸۳ء تا اپریل ۱۹۸۵ء

سرینگر (کشمیر)

صدر جماعت	مکرم خواجہ عبدالسلام صاحب ناک
نائب صدر	،، فضل احمد صاحب
جنرل سیکرٹری	،، خواجہ عبدالعزیز صاحب
سیکرٹری مال	،، بابو غلام رسول صاحب
،، تعلیم	،، پروفیسر مبارک احمد صاحب
تبلیغ و تربیت	،، عبدالسلام صاحب قریشی
قاضی	،، الحاج الدین صاحب
آڈیٹر	،، ڈاکٹر ظہور احمد صاحب ایم ایس
سیکرٹری ضیافت	،، ڈاکٹر ارشاد احمد صاحب M.B.B.S.
،، امور خارجہ	،، فضل اکرام صاحب

ماتلو (کشمیر)

صدر جماعت	مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب
سیکرٹری امور عامہ	،، محمد رؤوف خان صاحب
،، مال	،، عبدالمجید شیخ صاحب

ٹی پی پاہینز (بہار)

سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ — مکرم نذیر احمد خان صاحب

نوٹ :- بقیہ عہدیداران کی فہرست پہلے شائع ہو چکی ہے۔

موتی ہاری (بہار)

صدر جماعت	مکرم عبدالجبار صاحب
نائب صدر، سیکرٹری مال وامام الصلوٰۃ	مکرم سید عارف احمد صاحب
سیکرٹری تعلیم	،، سید زاہد احمد صاحب
،، امور عامہ	،، سید خالد احمد صاحب
،، تبلیغ	،، سید مشاہد احمد صاحب
،، رشتہ ناطہ	،، ،، نشاط احمد صاحب
جنرل سیکرٹری	،، عابد احمد صاحب

مشکوا (یو۔پی)

صدر جماعت	مکرم سلطان احمد صاحب
سیکرٹری مال وضیافت	،، محمد ناصر صاحب
،، تبلیغ	،، رفیق احمد خان صاحب
،، امور عامہ	،، ابرار محمد صاحب

پینگاڈی (کیرالہ)

نائب صدر	مکرم ایم کنہا حمید صاحب M. KUNHAMED
سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ	مکرم ایم محمود صاحب

نوٹ :- بقیہ عہدیداران کی فہرست اس سے قبل شائع ہو چکی ہے

ناظر اعلیٰ قادیان

سہ ماہی رپورٹ ناصرات الاحمدیہ بھارت

ماہ اپریل۔ مئی جون ۱۹۸۳ء

ماہ اپریل۔ مئی اور جون تینوں مہینوں کی رپورٹیں بھجوانیوالی ناصرات :-

ناصرات الاحمدیہ۔ قادیان۔ سکندر آباد۔ کلکتہ۔

دو ماہ کی رپورٹیں بھجوانے والی ناصرات :-

ناصرات الاحمدیہ کرولائی۔ شاہجہانپور۔ برہمپور۔ حیدر آباد

صرف ایک ماہ کی رپورٹ بھجوانے والی ناصرات :-

ناصرات الاحمدیہ بنگلور۔ شیموگہ۔

جن ناصرات کی طرف سے کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی :-

ناصرات الاحمدیہ کٹک۔ یادگیر۔ مدراس۔ کیرنگ۔ چنتہ کنٹہ۔ یتہ پورہ۔ رانکا گوڑا۔ یاڑی پورہ۔ ہبلی۔ سورب۔ بھدرواہ۔ مرکرہ۔ پینگاڈی۔ موتی ہاری۔ خونگھیر۔ اسلام آباد۔ بیج بہاڑہ۔ خانپور ملکی۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

بدر کی اعانت اور توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے

جلسہ سالانہ مستورات کا پروگرام زیر ترتیب

امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر کی تاریخوں کو منعقد کیا جا رہا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ تینوں دن مستورات کا علیحدہ پروگرام بھی رکھا جاتا ہے۔ اس لئے جو بہنیں اس جلسہ سالانہ کے پروگرام تلاوت قرآن کریم، نظم اور تقریر میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنی صدر لجنہ کی تصدیق کے ساتھ اپنا نام دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں جلد از جلد بھجوا دیں۔ کیونکہ جلسہ سالانہ کا پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

سالانہ اجتماع لجنہ و ناصرات

تمام لجنات و ناصرات کی اطلاع کے لئے اطلاع دی جاتی ہے کہ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۱، ۲۲ دسمبر بروز ... کو کیا جائے گا۔ لہٰذا اس کے مطابق پروگرام تیار کریں اور مقررہ تاریخوں میں اپنا سالانہ اجتماع کر کے دفتر لجنہ مرکزیہ قادیان کو ... سے اطلاع دیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

سہ ماہی رپورٹ لجنات اماء اللہ بھارت

بابت ماہ اپریل مئی جون ۱۹۸۳ء

ماہ اپریل مئی۔ جون تینوں مہینوں کی رپورٹیں بھجوانے والی لجنات :-

لجنہ اماء اللہ قادیان۔ حیدر آباد۔ شیموگہ۔ بھوبنیشور۔ دہلی۔ برہمپور۔ سونگڑہ۔ پینگاڈی۔ کیرنگ۔ ٹی پی پاہینز۔ موتی ہاری۔ کالیکٹ۔ کیرالی۔ یاری پورہ۔ خانپور ملکی۔

دو ماہ کی رپورٹیں بھجوانے والی لجنات :-

لجنہ اماء اللہ بنگلور۔ چنتہ کنٹہ۔ ... ۔ محمود آباد۔ سورب۔ پینگاڈی۔ جرچرلہ۔ سکندر آباد۔ کلکتہ۔ اسلام آباد۔ بیج بہاڑہ۔ کروڑ پلی۔ بمبئی۔

صرف ایک ماہ کی رپورٹ بھجوانے والی لجنات :-

لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور۔ کانپور۔ سرینگر۔ اودے پور کٹیا۔ کالی کوم۔ کٹک۔ گوہاٹی۔ پورار کربچہ۔

جن لجنات کی طرف سے کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی :-

لجنہ اماء اللہ ... یتہ پورہ۔ جمشید پور۔ کینانور۔ یادگیر۔ ہبلی۔ رانچی۔ بھدرواہ۔ مرکرہ۔ برنپور۔ سریونیا گاؤں۔ کروناگپلی۔ کوڈالی۔ رانکا گوڑا۔ خونگھیر۔ ناصر آباد۔ بیج بہاڑہ۔ کوٹ پتہ۔ کینڈرہ پاڑہ۔ راٹھ۔ کوسمبی۔ سورت۔ منکر۔ آسنور۔ رشی نگر۔ چار کوٹ۔ بدھاڑن۔ خنیج پاڑہ۔ سیرلن پور۔ تیاپور۔ امروہہ۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

دعائے مغفرت

خاکسار کی بیوی ... ناصر احمد مقیم منگلور کی اہلیہ بیمار رہ کر چند روز ہسپتال منگلور میں زیر علاج رہ کر مورخہ ... ۸۳ء کو ... بجے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحومہ کے دونوں کمسن بچوں کا کفیل ہو۔ آمین۔ منگلور کی جماعت خصوصاً مکرم شفیع اللہ صاحب صدر جماعت منگلور نے دوران بیماری اور بوقت تدفین ہر ممکن رنگ میں تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

خاکسار محمد ... مبلغ سلسلہ

عید الاضحیہ کے موقع پر

قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور بعض دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ اُن کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

بعض مخلصین جماعت نے امسال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے مخلصین احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے تندرست جانور کی اوسط قیمت ۔/۲۵۰ روپے تک ہے۔ بیرون ممالک کے احباب اس کے مطابق اپنے ملک کی کرنسی کی شرح سے حساب لگائیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

آل مہاراشٹر و گجرات احمدیہ مسلم کانفرنس

۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کے ارشاد کے مطابق آل مہاراشٹر و گجرات احمدیہ مسلم کانفرنس کی تاریخوں پر تبدیلی کی گئی ہے۔ اب یہ کانفرنس انشاء اللہ تعالیٰ ۲۲ ، ۲۳ ستمبر ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوگی۔

۲۔ اس کانفرنس کے جملہ انتظامات کے لئے مکرم سید شہاب احمد صاحب کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے۔

۳۔ کانفرنس کے انعقاد سے قبل چند روزہ تبلیغی پروگرام رکھا گیا ہے بمبئی جماعت تعداد کے لحاظ سے چھوٹی جماعت ہے۔ اس لئے دوسری جماعتوں کے افراد سے درخواست ہے کہ وہ اپنے کم از کم پندرہ روز کانفرنس سے قبل تبلیغ کے لئے وقف فرمائیں جو احباب داعی الی اللہ بنتے ہوئے اپنے دو ہفتے بمبئی اور گرد و نواح میں تبلیغ کے لئے وقف فرمائیں براہ کرم وہ اپنے اسمائے گرامی سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ ایسے احباب کو جماعت احمدیہ بمبئی رہنے کی سہولت احمدیہ بلڈنگ میں دے گی۔ بقیہ اخراجات انہیں از خود برداشت کرنے ہوں گے۔

۴۔ جو احباب کانفرنس میں شرکت فرمانے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ کانفرنس کے ایام میں ان کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ بمبئی کے ذمہ ہوگا۔ لیکن جو افراد اپنے اخراجات پر کسی ہوٹل میں ٹھہرنا چاہیں براہ کرم وہ بھی مطلع فرمائیں تاکہ ان کے لئے کمرہ بک کروایا جا سکے۔

۵۔ بمبئی سے واپسی کے لئے اگر ریزرویشن کروانی مقصود ہو تو اس سے بھی مطلع فرمائیں۔ عموماً یہاں سے ریزرویشن میں دقت ہوتی ہے۔ اگر پہلے سے اطلاع ہو تو احباب کو واپسی سفر میں سہولت ہوگی۔

۶۔ جماعت احمدیہ بمبئی جملہ احباب کرام سے اس کانفرنس کے کامیاب و بابرکت اور نتیجہ خیز ہونے کے لئے درخواست دعا کرتی ہے۔

المعلن :۔ محمد حمید کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن

17- Y.M.C.A. ROAD BOMBAY — 400008

درخواست دعا عزیزم مرزا مظفر احمد صاحب ابن مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب صدر دیش پانڈے چوک محلہ احمدیہ میں بجلی کے سامان پر مشتمل اپنی نئی دکان کے افتتاح کی خوشی میں پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے کاروبار کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

اِمتحان دینی نصاب برائے جماعتہائے احمدیہ بھارت

جیسا کہ قبل ازیں احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو بذریعہ اعلان اخبار بدر یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ امسال جماعتوں کے دینی نصاب کے طور پر نظامت ہذا نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف کردہ کتاب رسالہ "الوصیة" بطور نصاب مقرر کی ہے۔ اس کا امتحان ۱۸ ستمبر ۱۹۸۳ء کو ہوگا۔ مبلغین کرام و سیکرٹری صاحبان تبلیغ اس امتحان میں شامل ہونے والے افراد کی فہرست مع ولدیت جلد نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع

جملہ انصار بھائیوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوتھا دو روزہ سالانہ اجتماع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ ۱۲ ، ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز بدھ و جمعرات منعقد ہوگا۔ تمام مجالس ابھی سے اس روحانی و علمی اجتماع میں شرکت کے لئے پوری تیاری کریں اور کوشش کریں کہ ہر مجلس سے کم از کم دو نمائندگان ضرور شامل ہوں۔

۲۔ اجتماع کا چندہ بھی ابھی سے تمام انصار بھائیوں سے وصول کر کے جملہ زعماء کرام ارسال فرمائیں۔

دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا پانچواں

سالانہ اجتماع

اور انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت بابت سال ۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۵ء

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۴ ، ۱۵ ، ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک ، ہفتہ ، اتوار کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ اسی طرح حضور پُرنور نے اس موقعہ پر بذریعہ شوریٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب بابت سال ۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۵ء کی بھی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ یہ انتخاب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر نگرانی عمل میں آئے گا۔

یاد رہے کہ حسب قواعد دستور اساسی مجلس کی مجموعی تعداد اراکین کو ملحوظ رکھتے ہوئے بیس کے کسر پر ایک نمائندہ مجلس شوریٰ میں شرکت کر سکے گا۔ قائدین کرام اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں تاکہ جہاں اجتماع میں مجلس کی نمائندگی ہو وہاں شوریٰ میں شامل ہو کر صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب کی کارروائی میں شمولیت اختیار کر سکیں۔ شرائط انتخاب اور سالانہ اجتماع کے جملہ پروگرام بذریعہ سرکلر الگ سے بھجوائے جا رہے ہیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواست دعا محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن کی والدہ محترمہ شدید بیماری کی حالت میں دواخانہ عثمانیہ میں داخل کیا گیا۔ اب بفضلہ تعالیٰ طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ تمام افراد جماعت سے موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد

"اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- ٹپسیا ربر ورکس

۵۲ ٹپسیا روڈ- کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

("فتح اسلام" ص ۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۵۰-۲-۱۸ فلک نما حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ- کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" - تار کا پتہ:-

23-5222
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین- کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے:- ایمبسڈر ● بیڈ فورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

آٹوونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین۔ نرم چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین۔ معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔

ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,

17-A, RASOOL BUILDING,

MOHAMEDAN CROSS LANE,

MADANPURA,

P.O. BOX - 4583.

BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر :- ۴۳۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم "کامل ایمان والا مومن وہ ہے جس کے اخلاق بہتر ہیں۔" (سنن ابو داؤد)
ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :- "اسلام کا یہ معیار ہے کہ اس سے انسان اعلیٰ درجہ کے خلق پر ہو جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم)
پیشکش :- محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز

ملبین موٹرس

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ - سی آئی ٹی کالونی مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ارشاد نبوی

"مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰہِ وَ اَعْطٰی لِلّٰہِ وَ مَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ" (سنن ابو داؤد)

ترجمہ :- جو شخص اللہ کی خاطر کسی سے محبت یا نفرت کرے۔ اور اللہ ہی کی خاطر کسی کو کچھ دے یا رد کرے تو (سمجھو کہ) وہ ایمان میں کامل ہو گیا۔

محتاج دعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
یاری پورہ (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا کے پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

ABCOY LEATHER ARTS,

34/3 3 RD. MAIN ROAD,
KASTURBANAGAR, BANGALORE - 560026.
MANUFACTURERS OF :-
AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

حیدر آباد میں فون : ۴۲۳۰۱

رپلیٹڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد ریپیئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)
فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام : سٹاربون

سٹار بون مِل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز - کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ !

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®
CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !